ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ
وَاشۡکُرُوۡا لِلّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ اِیَّاہُ تَعۡبُدُوۡنَ
(سورۃ البقرہ:173)

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 16

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

2 شعبان 1439 ہجری قمری • 19 شہادت 1397 ہجری شمسی • 19 اپریل 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔
حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13 اپریل 2018 کو مسجد بشارت سپین سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

کوئی قوم نہیں جس میں میرے نشان ظاہر نہیں ہوئے اور کوئی فرقہ نہیں جو میرے نشانوں کا گواہ نہیں
اگر ان نشانوں کے گواہ دس کروڑ بھی کہیں تو کچھ مبالغہ نہیں ہوگا مگر مخالفوں کے حال پر رونا آتا ہے کہ انہوں نے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا
اگر یہ نشان جو اُن کو دکھلائے گئے حضرت عیسیٰ بن مریم کے وقت میں یہودیوں کو دکھلائے جاتے تو وہ ضُرِبَتۡ عَلَیۡہِمُ الذِّلَّۃُ کے مصداق نہ ہوتے
اور اگر لوط کی قوم ان نشانوں کا مشاہدہ کرتی تو وہ ایک بھاری زلزلہ سے زمین کے نیچے نہ دبائی جاتی مگر افسوس اُن دلوں پر کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوئے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۲۸۔نشان۔ 11 فروری 1906ء کو بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی کی گئی تھی جس کے یہ الفاظ تھے ’’پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب اُن کی دلجوئی ہوگی۔‘‘ اُس کی تفصیل یہ ہے کہ جیسا کہ سب کو معلوم ہے گورنمنٹ نے تقسیم بنگالہ کی نسبت حکم نافذ کیا تھا اور یہ حکم بنگالیوں کی دل شکنی کا باعث اس قدر ہوا تھا کہ گویا اُن کے گھروں میں ماتم پڑ گیا تھا اور انہوں نے تقسیم بنگالہ کے رُک جانے کی نسبت بہت کوشش کی مگر ناکام رہے بلکہ برخلاف اس کے یہ نتیجہ ہوا کہ اُن کا شور و غوغا گورنمنٹ کے افسروں نے پسند نہ کیا اور اُن کی نسبت ان افسروں کی طرف سے جو کچھ کارروائیاں ہوئیں ہمیں اس جگہ اُس کی تفصیل کی بھی ضرورت نہیں۔ خاص کر فلر لفٹنٹ گورنر کو انہوں نے اپنے لئے ملک الموت سمجھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ اُن ایام میں کہ بنگالی لوگ اپنے افسروں کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھا رہے تھے اور سر فلر کے انتظام سے جاں بلب تھے مجھے مذکورہ بالا الہام ہوا یعنی یہ کہ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی چنانچہ میں نے اِس پیشگوئی کو انہیں دنوں میں شائع کر دیا۔سو یہ پیشگوئی اِس طرح پر پوری ہوئی کہ بنگالہ کا لفٹنٹ گورنر فلر صاحب جس کے ہاتھ سے بنگالی لوگ تنگ آ گئے تھے اور اس قدر شاکی تھے کہ اُن کی آہیں آسمان تک پہنچ گئی تھیں یکدفعہ مستعفی ہو گیا وہ کاغذات شائع نہیں کئے گئے جن کی وجہ سے استعفا دیا گیا۔مگر فلر صاحب کے استعفا پر جس قدر خوشی کا اظہار بنگالیوں نے کیا ہے جیسا کہ بنگالی اخباروں سے ظاہر ہے وہ سب سے بڑھ کر گواہ اِس بات پر ہے کہ بنگالیوں نے فلر کی علیحدگی میں اپنی دلجوئی محسوس کی ہے اور فلر کے استعفا دینے سے اُن کی خوشی کے جلسے اور عام طور پر خوشی کے نعرے اِس بات کی شہادت دے رہے ہیں کہ درحقیقت فُلر کی علیحدگی سے اُن کی دلجوئی ہوئی ہے بلکہ پورے طور پر دلجوئی ہوگئی ہے اور یہ کہ انہوں نے فُلر کی علیحدگی کو اپنے لئے گورنمنٹ کا بڑا احسان سمجھا ہے پس فُلر کے استعفا میں جس غرض کو کہ گورنمنٹ نے اپنی کسی مصلحت سے پوشیدہ کیا ہے وہ غرض بنگالیوں کی بے حد خوشیوں سے ظاہر ہو رہی ہے اور اس سے بڑھ کر پیشگوئی کے پورا ہونے کا اور کیا ثبوت ہوگا کہ بنگالیوں نے اپنی دلجوئی اس کارروائی میں خود مان لی اور گورنمنٹ کا بے انتہا شکر کیا ہے۔اور یہ میری پیشگوئی صرف ہمارے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں ہی شائع نہیں ہوئی تھی بلکہ پنجاب کے بہت سے اخباروں نے اس کو شائع کیا تھا۔ یہاں تک کہ خود بنگالہ کے بعض نامی اخباروں نے اِس پیشگوئی کو شائع کر دیا تھا۔

اور ایک اور دلیل اس بات پر کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے یہ ہے کہ امرت بازار پتر کا کلکتہ کا انگریزی اخبار جو بنگالیوں کا سب سے زیادہ مشہور اخبار ہے لکھتا ہے جس کے فقرہ ذیل کو اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے 22 اگست 1906ء کی اشاعت میں درج کیا ہے اور وہ یہ ہے۔’’یہ اغلب ہے کہ اس کا یعنی فلر کا جانشین (نیا لفٹنٹ گورنر) خاص دلجوئی کی پالیسی اختیار کرے گا۔اس میں شک نہیں کہ یہ عین ہمارے مقصد کے مطابق ہے۔

اخبار مذکور کے اس فقرہ سے بھی ظاہر ہے کہ اُس نے اس بارہ میں اپنی اطمینان ظاہر کی ہے کہ ضرور ہی لفٹنٹ گورنر کا یہ فرض ہوگا کہ بنگالیوں کی دلجوئی کرتا رہے۔پس اخبار مذکور بھی پیشگوئی کے پورا ہونے کی ایک شہادت ہے۔پھر آخر میں ہم اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ایک اور زبردست دلیل لکھتے ہیں اور وہ یہ کہ ایک انگریز افسر جو پچاس سال گورنمنٹ کے ایک ممتاز عہدہ پر رہا ہے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ 24 اگست 1906ء میں ایک لمبی چٹھی کے اثناء میں جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سر فُلر کا استعفا عین بنگالی بابوؤں کے منشاء کے مطابق ہے لکھتا ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ اُس کے یعنی فُلر کے جانشین کو یہ حکم (حکام بالا سے) ملا ہے اور اُس نے اُس کو قبول کیا ہے کہ شرانگیز بابوؤں کے ساتھ دلجوئی کا طریق اختیار کرے۔

اب دیکھو کہ کس صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی خدا تازہ بتازہ اپنے نشان دکھاتا جاتا ہے آہ! کیسے غافل دل ہیں کہ پھر قبول نہیں کرتے ہم اِن متواتر نشانوں سے ایسے یقین سے بھر گئے ہیں جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے مگر افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اِس آبِ زلال سے ایک قطرہ بھی نصیب نہیں ہوا۔اس بدقسمتی کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔

کوئی قوم نہیں جس میں میرے نشان ظاہر نہیں ہوئے اور کوئی فرقہ نہیں جو میرے نشانوں کا گواہ نہیں۔ اگر ان نشانوں کے گواہ دس کروڑ بھی کہیں تو کچھ مبالغہ نہیں ہوگا مگر مخالفوں کے حال پر رونا آتا ہے کہ انہوں نے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا اگر یہ نشان جو اُن کو دکھلائے گئے حضرت عیسیٰ بن مریم کے وقت میں یہودیوں کو دکھلائے جاتے تو وہ ضُرِبَتۡ عَلَیۡہِمُ الذِّلَّۃُ کے مصداق نہ ہوتے اور اگر لوط کی قوم ان نشانوں کا مشاہدہ کرتی تو وہ ایک بھاری زلزلہ سے زمین کے نیچے نہ دبائی جاتی۔مگر افسوس اُن دلوں پر کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوئے اور ہر ایک تاریکی سے زیادہ اُن کے دل کی تاریکی بڑھ گئی اصل بات یہ ہے کہ جیسا کہ زمانہ نے ہر ایک دنیوی سامان میں ترقی کی ایسا ہی کفر اور بے ایمانی میں بھی ترقی کی۔پس یہ ترقی یافتہ کفر چاہتا ہے کہ کوئی معمولی عذاب اُن پر نازل نہ ہو بلکہ وہ عذاب نازل ہو جو ابتدائے دنیا سے آج تک کبھی نازل نہیں ہوا۔بہرحال ہم خدا کا ہزار ہزار شکر کرتے ہیں کہ جس روشنی کو مخالفوں نے قبول نہیں کیا اور اندھے رہے وہی روشنی ہماری بصارت اور معرفت کی زیادت کا موجب ہوگئی۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 309)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 28، 29 اور 30 دسمبر 2018ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احادیث مبارکہ میں اُمّتی نبی کی آمد کی پیشگوئی!

گزشتہ چند شماروں سے ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے اعتراضات کا جواب دے رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا کہ:

”اگرچہ اس بات پر پوری اُمت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت تمام ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی شخص آپ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کوئی اس دعویٰ کو قبول کرتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سنّی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی، مقلدین اور غیر مقلدین اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ بالکل غلط تھا اور جو لوگ ان کے نبی یا مصلح ہونے پر یقین رکھتے ہیں اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور جنہیں مسلمان قادیانی کہا کرتے ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔ ان کی جماعت مسلمان فرقوں اور جماعتوں میں سے ایک جماعت نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا گروہ ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف بغاوت کی ہے اور انہیں اعداء اسلام کی طرف سے اسلام کو کمزور کرنے اور شریعت محمدی پر حملہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اسی لئے یہود و نصاریٰ سے لیکر ہمارے ملک کے فرقہ پرستوں تک اسلام سے بغض رکھنے والے تمام لوگ ان کی پشت پر ہیں۔“ (روزنامہ انقلاب ممبئی 8 دسمبر 2017)

اس کے جواب میں ہم نے بزرگانِ اُمت کے کئی حوالے پیش کئے تھے کہ وہ باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النّبیین ہونے کے آپؐ کے بعد آپؐ کی غلامی میں اُمتی نبی کی آمد کے قائل ہیں۔ پھر ہم نے قرآن مجید کی متعدد آیات پیش کیں جن میں اللہ تعالیٰ نبی کی آمد کا دروازہ کھلا بتلاتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے بہت ہی وضاحت کے ساتھ بار بار اپنا یہ عقیدہ سب کے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا کیونکہ اسلام آخری کامل و مکمل مذہب ہے۔ ایسے میں ظاہر ہے کہ قرآن مجید نے جو نبی کی آمد کا دروازہ کھلا بتلایا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ایک نبی کی آمد کی پیشگوئی فرمائی ہے وہ آپؐ کی غلامی میں اور آپؐ کی پیروی میں اُمتی نبی ہی ہوسکتا ہے۔ آج ہم سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی رُو سے امکانِ نبوت کے کچھ دلائل پیش کریں گے۔

پہلی حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَیْہِ وَقَالَ: اِنَّ لَہٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّۃِ وَلَوْ عَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا۔

(ابن ماجہ جلد 1 کتاب الجنائز باب مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ذِکْرُ وَفَاتِہٖ صفحہ 237 مصری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم فوت ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ جنّت میں اس کے لئے ایک مرضعہ ہے اور فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ حضرت ابراہیم کی وفات کا واقعہ آیت خاتم النّبیین کے نزول کے چار سال بعد کا ہے۔ اگر آپؐ خاتم النّبیین کا یہی مطلب سمجھتے جیسا کہ آج کل کے علماء سمجھتے ہیں تو آپؐ کبھی یہ نہ فرماتے کہ اگر ابراہیم زندہ ہوتے تو ضرور نبی بنتے بلکہ آپؐ یہ فرماتے کہ اگر ابراہیم زندہ ہوتے، تب بھی نبی ہرگز نہیں بن سکتے۔ بعض یہ کہہ دیتے ہیں کہ اسی وجہ سے حضرت ابراہیم فوت ہوگئے۔ یہ حد درجہ جہالت کی بات ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا دروازہ بند کر دیا اور ابراہیم زندہ ہوتے تو اُن کو نبوت دینی پڑتی لہٰذا چلو اُسے مار دو اور اس بنا پر اللہ نے اُنہیں وفات دے دی۔ کیا ابراہیم زندہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے نبوت چھین کر لے لیتے؟ یہ حد درجہ جہالت کی بات اور اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ اگر زندہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور آپ کی اتباع میں بنی ہوتے یعنی آپ ایک اُمتی نبی ہوتے۔

دوسری حدیث: فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدّجال) مسلم کتاب الفتن میں حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کو تین مرتبہ نبی اللہ کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔

تیسری حدیث: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَبُوْبَکْرٍ اَفْضَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ۔ (کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صفحہ 4) کہ ابوبکرؓ اس اُمّت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی ہو۔ (نیز دیکھو جامع الصغیر للسیوطی مصری حاشیہ صفحہ ۶)

چوتھی حدیث: ”اَبُوْبَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ۔ (طبرانی و ابن عدی فی الکامل بحوالہ جامع الصغیر السیوطی صفحہ ۵) کہ ابوبکرؓ سب انسانوں سے بہتر ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی ہو۔ (نیز کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۷ عن سلمہ بن الاکوع) اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ کے الفاظ بتاتے ہیں کہ نبی کی آمد کا امکان ہے۔

پانچویں حدیث: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ کے بعد آئندہ زمانہ میں ایک اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیشگوئی فرمائی۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ (مسند احمد جلد 4 صفحہ 273، مشکوٰۃ کتاب الرقاق، باب الانذار والتحذیر) مندرجہ بالا حدیث مندرجہ مشکوٰۃ کتاب الرقاق صفحہ 461 مطبع اصح المطابع میں بین السطور لکھا ہے ”اَلظَّاھِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِہٖ زَمَنُ عِیْسٰی وَالْمَھْدِیْ“ کہ ظاہر ہے کہ منہاج نبوت پر دوبارہ خلافت قائم ہونے کا زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہوگا۔

چھٹی حدیث: کُنْتُ مَکْتُوْبًا عِنْدَ اللّٰہِ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنِہٖ۔ (مسند احمد جلد 4 صفحہ 127، کنزل العمال جلد 6 صفحہ 112) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کے حضور اُس وقت سے خاتم النّبیین لکھا گیا ہوں جبکہ آدم ابھی گارے اور پانی میں گندھے ہوئے تھے۔ خاتم النّبیین کا مطلب اگر وہی سمجھا جائے جو ہمارے مخالفین سمجھتے ہیں تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نبی بھی دُنیا میں مبعوث نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ آپ ازل سے خاتم النّبیین قرار پا چکے تھے۔

ساتویں حدیث: قَالَ عَلِیٌّ اِنِّیْ لَمْ اَرَ زَمَانًا خَیْرَ الْعَامِلِ مِنْ زَمَانِکُمْ ھٰذَا اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ زَمَانٌ مَعَ نَبِیٍّ۔ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۷) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے اس زمانہ سے بہتر زمانہ اچھے اثرات کے لحاظ سے مجھے نظر نہیں آتا البتہ کوئی ایسا زمانہ آجائے جس میں کوئی نبی بھی ہو۔

آٹھویں حدیث: عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ (ترمذی کتاب المناقب مناقب عمرؓ) حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ نبی ہوتے۔

نویں حدیث: لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ ھٰؤُلَآءِ۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریّا ستارے پر بھی چلا گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

دسویں حدیث: اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَمِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَۃً یَبْعَثُ اللّٰہُ الْمَھْدِیْ۔ (النجم الثاقب جلد 2 صفحہ 209) حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 1240 کے بعد اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔ یعنی جب 1240 ہجری سال گزر جائیں گے تو مہدی معہود مبعوث ہونگے۔

گیارہویں حدیث: وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ نَازِلٌ۔ (ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال صفحہ 594 مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 437) حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا لوگوں میں سے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ سے سب سے قریبی تعلق ہے کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں۔

قَالَ الشَّیْخُ مُحْیِ الدِّیْنِ ابْنُ الْعَرَبِیِّ الْمُلَقَّبُ بِالشَّیْخِ الْاَکْبَرِ وَجَبَ نُزُوْلُہٗ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِہٖ بِبَدَنٍ اٰخَرَ (حاشیہ تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ ۲۶۲) یعنی آخری زمانہ میں جو عیسیٰ مبعوث ہونگے وہ بنی اسرائیل کے نبی مریم کے بیٹے عیسیٰ نہیں ہونگے بلکہ وہ اَور ہونگے۔

قَالَتْ فِرْقَۃٌ اَلْمُرَادُ مِنْ نُزُوْلِ عِیْسٰی خُرُوْجُ رَجُلٍ یُشْبِہُ عِیْسٰی فِی الْفَضْلِ وَالشَّرَفِ کَمَا یُقَالُ لِلرَّجُلِ الْخَیْرِ اَلْمَلَکُ وَلِلشَّرِیْرِ اَلشَّیْطَانُ تَشْبِیْھًا بِھِمَا وَلَا یُرَادُ الْاَعْیَانُ۔ (خریدۃ العجائب صفحہ ۲۱۴ مصنفہ امام سراج الدین ابن الوردی) ترجمہ: ایک گروہ نے کہا ہے کہ عیسیٰ کے نُزول سے مُراد یہ ہے کہ ایک شخص مبعوث ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام سے فضل اور شرف میں مشابہ ہوگا۔ جس طرح نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے تشبیہ کی وجہ سے حقیقی شخصیات مُراد نہیں ہوتیں۔

بارہویں حدیث: کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ و مسلم و مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۳۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اُسوقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہونگے، وہ تمہارے امام ہونگے، تم میں سے ہی ہونگے۔

(تفصیل کیلئے دیکھیں مکمل تبلیغی پاکٹ بک از مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم صفحہ 247 تا 267، نیز کتاب ”حدیقۃ الصالحین“ مصنفہ مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم زیر عنوان ”عیسیٰ بن مریم یعنی مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کا ظہور)

ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ چند حوالے احادیث کے پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مخالفین کو سمجھ دے کہ وہ اعتراض کرنے کی بجائے حقیقت کو سمجھنے والے ہوں۔ آئندہ شماروں میں ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے کچھ اور اعتراضات کا جواب دیں گے۔ (منصور احمد مسرور)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے

(مسلم کتاب الایمان)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس پانی سے بھری ہوئی نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کا ماریڈی (تلنگانہ)

خطبہ جمعہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ جو صحابہ کرام کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا۔ صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے کہ وہ اس کے لئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت اٹھانے کو ہر وقت تیار تھے ☆

یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا وہ مقام ہے جو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ جب ہم صحابہ کی سیرت کے بارے میں پڑھتے ہیں اور ان کے عملی نمونوں کے بارے میں علم حاصل کرتے ہیں تب ہی ان کا اہم مقام ابھر کر سامنے آتا ہے اور یہ جو مقام ہے یہ ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ انکی سیرت، ان کا اُسوہ، ان کے کام، ان کی اطاعت، ان کی عبادت کے معیار ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ہم ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں ☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ حضرت ابو دجانہ انصاری، حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت ابو ایوب انصاری حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت معاذ اور حضرت معوذ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خصائل حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

مکرم الحاج اسماعیل بی کے آڈو صاحب آف گھانا، جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اُردو کلاس میں 'بڑا بچہ' کے نام سے معروف تھے، کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 /مارچ 2018ء بمطابق 16 /امان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر صحابہ رضوان اللہ علیہم کا مقام بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے۔ پس وہی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا ہے'' فرمایا کہ ''جو صحابہ کرام کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا۔ وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے اگر کہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہ سے دشمنی'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 278۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا کہ ''صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا۔''

فرماتے ہیں کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے کہ وہ اس کے لئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت اٹھانے کو ہر وقت تیار تھے۔'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 277۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا وہ مقام ہے جو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ جب ہم صحابہ کی سیرت کے بارے میں پڑھتے ہیں اور ان کے عملی نمونوں کے بارے میں علم حاصل کرتے ہیں تب ہی ان کا اہم مقام ابھر کر سامنے آتا ہے اور یہ جو مقام ہے یہ ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ ان کی سیرت، ان کا اُسوہ، ان کے کام، ان کی اطاعت، ان کی عبادت کے معیار ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ہم ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ اس وقت میں بعض صحابہ کے کچھ واقعات بیان کروں گا۔

ایک صحابی ابودجانہ انصاریؓ تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہجرت سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ مدینہ کے رہنے والے تھے۔ ان کو بھی یہ اعزاز حاصل تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں شامل ہوئے اور انتہائی بہادری کے جوہر دکھائے۔ اسی طرح اُحد کی جنگ میں بھی شمولیت کی انہیں توفیق ملی اور جنگ کا رخ پلٹنے کے بعد، یعنی جب مسلمان پہلے جیت رہے تھے تو پھر رخ پلٹا اور ایک جگہ چھوڑنے کی وجہ سے کافروں نے دوبارہ حملہ کیا اور جنگ کا پانسہ مسلمانوں کے خلاف ہو گیا تو جو صحابہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہ گئے تھے ان میں حضرت ابودجانہ بھی شامل تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں یہ انتہائی زخمی بھی ہو گئے تھے لیکن ان زخموں کے باوجود یہ پیچھے نہیں ہٹے۔

(سیر الصحابہ جلد 3 صفحہ 207 حضرت ابودجانہ انصاریؓ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 2004ء) (الاستیعاب جلد 4 صفحہ 1644 ابودجانہؓ مطبوعہ دارالجیل بیروت 1992ء)

یہ واقعہ بھی آپ کے متعلق روایت میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار بلند کر کے ایک موقع پر فرمایا کہ کون ہے جو آج اس تلوار کا حق ادا کرے گا تو حضرت ابودجانہ انصاری ہی آگے بڑھے تھے اور کہا تھا کہ مَیں اس بات کا عہد کرتا ہوں کہ اس تلوار کا حق ادا کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا یہ جذبہ دیکھ کر ان کو تلوار دے دی۔ پھر انہوں نے دوبارہ جرأت کر کے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس تلوار کا حق ادا کس طرح ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تلوار کسی مسلمان کا خون نہیں بہائے گی۔ دوسرے اس سے کوئی دشمن کافر بچ کر نہیں جائے گا۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضل ابودجانہؓ ...... الخ حدیث 6353) (کنز العمال جلد 4 صفحہ 339 حدیث 10792 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

دشمن کافر، وہ کافر جو دشمنی کرنے والے ہیں، جو اسلام کے خلاف جنگ کرنے والے ہیں یہ ان کے خلاف استعمال کرنی ہے۔ آپ یہ تلوار لے کر بڑے فخر سے اور اکڑ کر میدان جہاد میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عام حالات میں تو اللہ تعالیٰ کو بڑائی کا اس قسم کا اظہار جو ہے پسند نہیں ہے۔ لیکن آج میدان جنگ میں ابودجانہ کی اکڑ کر چلنے کی جو ادا ہے یہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئی ہے۔

(اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 93 ابودجانہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذّاب کے خلاف جنگ کرتے ہوئے آپ نے شہادت پائی۔ انہوں نے بڑی بہادری سے قلعہ کا دروازہ کھولنے کے لئے (وہ قلعہ کے اندر بند ہو گیا تھا اور دروازہ بند کر لیا تھا) ایک تدبیر کی اور اپنے ساتھیوں کو کہا کہ مجھے دیوار سے اندر پھینک دو۔ بڑی اونچی فصیل تھی۔ اس طرح جب ان کو پھینکا گیا تو گرنے سے ان کی ٹانگ بھی ٹوٹ گئی لیکن اس کے باوجود بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور مسلمان اندر داخل ہو گئے۔ حیرت انگیز جرأت اور مردانگی کا اظہار تھا جو انہوں نے کیا۔ لیکن بہرحال اس حالت میں لڑتے ہوئے وہ شہید ہوئے۔ (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 551 سماک بن خرشہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

ایک دفعہ بیماری میں اپنے ساتھی کو کہنے لگے کہ شاید میرے دو عمل اللہ تعالیٰ قبول کر لے۔ ایک یہ کہ میں کوئی لغو بات نہیں کرتا۔ غیبت نہیں کرتا۔ لوگوں کے پیچھے ان کی باتیں نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ کسی مسلمان کے لئے میرے دل میں کینہ اور بغض نہیں ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 420 باب ابودجانہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت محمد بن مَسْلَمَہ کا ذکر ملتا ہے جو ابتدائی انصاری مسلمانوں میں سے تھے۔ بڑے بہادر اور نڈر انسان تھے۔ اُحد کی جنگ میں محمد بن مسلمہ بھی تھے جو بڑی ثابت قدمی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ڈٹے رہے۔ ایک خصوصیت جو ان کو حاصل تھی وہ یہ ہے کہ ان کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ان کو اپنی تلوار عطا فرماتے ہوئے فرمایا کہ جب تک مشرکین کے ساتھ تمہاری جنگ ہو اس تلوار کے ساتھ ان سے جنگ کرتے رہنا۔ اور جب ایسا زمانہ آئے کہ مسلمان آپس میں لڑنے لگ جائیں تو یہ تلوار توڑ دینا اور اپنے گھر بیٹھ جانا یہانتک کہ کوئی تم پر حملہ آور ہو یا تمہاری موت آ جائے۔

انہوں نے اس نصیحت پر عمل کیا اور یہ عمل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کیا کہ عملاً اس تلوار کو توڑ دیا اور لکڑی کی ایک تلوار بنائی جو میان میں لٹکاتے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ اس کا کیا فائدہ ہے؟ فرمانے لگے کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ رعب قائم رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل بھی میں نے کر لی ہے کہ اب لوہے کی تلوار نہیں رکھنی اور لکڑی کی تلوار کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بعض صحابہ کہتے تھے کہ اگر کسی پر فتنہ کا اثر نہیں ہوا یعنی وہ فتنہ جب حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں میں شروع ہوا تو اس کا اگر کسی پہ اثر نہیں ہوا تو وہ محمد بن مسلمہ تھے۔ انہوں نے فتنوں سے بچنے کے لئے ویرانے میں ڈیرہ ڈال لیا اور فرماتے تھے کہ جب تک فتنے ٹل نہیں جاتے میرا یہی ارادہ ہے کہ میں ویرانوں میں زندگی گزاروں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 338 تا 340 باب محمد بن مسلمہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پس یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے جب جنگ کی تو اس لئے کہ مذہب پر حملہ ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مشرکین جو دین کو ختم کرنے کے لئے حملہ کر رہے ہیں ان سے لڑو۔ جب تک

مسلمان اس بات پر قائم رہے ان کی طاقت بھی ایسی رہی کہ وہ غالب آتے رہے۔ اور جب آپس میں لڑائیاں شروع ہوئیں، جب منافقین کی باتوں میں آ کر آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگے تو بیشک حکومتیں تو چلتی رہیں لیکن وحدت نہیں رہی اور آہستہ آہستہ حکومت بھی کمزور ہوتی گئی۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے آپس میں جو اختلافات ہیں ان کی انتہا ہوئی ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو ایک دوسری پیشگوئی تھی وہ بھی پوری ہو چکی ہے کہ اندھیرے زمانے کے بعد جب روشنی کا زمانہ آئے، مسیح موعود کا زمانہ آئے تو مسیح موعود کو مان لینا اور جماعت کے ساتھ منسلک ہو جانا کہ اسی میں برکت ہے۔ لیکن اس آنے والے کو نہ مان کر اب ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان اپنے ہی ملکوں میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں اور اسی کا نتیجہ یہ ہے کہ آج غیر مسلم دنیا عملاً مسلمانوں پر حکومت کر رہی ہے۔

حضرت محمد بن مسلمہ کے انتہائی صائب الرائے ہونے اور اطاعت گزار ہونے کے بھی واقعات ملتے ہیں اور اس وجہ سے خلفاء ان پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ خاص طور پر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے انہیں بعض بہت اہم کام دیئے۔ بعض مہمّات سپرد کیں۔ تو بعض دفعہ عُمّال کی جو شکایات آتی تھیں، نظام کی طرف سے جو مختلف کام کرنے والے مقرر تھے، ان کے خلاف جب دوسرے ملکوں سے، دوسری جگہوں سے شکایات آتی تھیں تو حضرت عمرؓ ان کی تحقیق کے لئے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کرتے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 47 باب ذکر المصریین و حصر عثمانؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 107 محمد بن مسلمہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

ایک ابتدائی صحابی حضرت ابو ایوب انصاریؓ تھے۔ یہ وہ خوش قسمت تھے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ کے وقت ابتدائی زمانے میں مدینہ میں میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ ہر شخص کی خواہش تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر قیام فرمائیں اور اُس وقت ہر ایک اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار کر رہا تھا۔ آپ کی خدمت میں درخواست دے رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو کھلا چھوڑ دو جہاں اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو گی یہ ٹھہر جائے گی۔ ابو ایوب انصاری کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اونٹنی ان کے گھر کے سامنے رکی۔ لیکن لوگوں کی تسلی پھر بھی نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے گھر بھی قریب ہیں۔ ہمارے ہاں ٹھہریں۔ اس پر آپ نے قرعہ اندازی کی اور پھر قرعہ اندازی میں بھی حضرت ابو ایوب انصاری کا نام ہی نکلا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 1 صفحہ 183 ذکر خروج رسول اللہ ﷺ ...... الخ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(سیر الصحابہ جلد 3 صفحہ 110 ابو ایوب انصاریؓ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی 2004ء)

ان کے گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا۔ ان کا جو گھر تھا دو منزلہ تھا۔ اوپر کی منزل میں ابو ایوب انصاری رہتے تھے۔ نچلا حصہ سارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ وہاں قیام کا واقعہ ہے کہ ایک رات اوپر کی منزل میں یہ تھے تو پانی کا ایک بڑا گھڑا یا جو برتن تھا وہ ٹوٹ گیا۔ مٹی کے برتن ہوتے تھے، پکی مٹی کے اس میں پانی رکھا جاتا تھا۔ اب بھی تیسری دنیا میں ہمارے غریب ملکوں میں پاکستان میں افریقہ میں ایسے برتنوں میں پانی رکھا جاتا ہے۔ بہرحال وہ ٹوٹ گیا۔ ابو ایوب انصاری اور ان کی بیوی ساری رات اپنے لحاف سے اس کو خشک کرتے رہے۔ اگلے دن انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات کا واقعہ سنایا اور عرض کی کہ حضور آپ اوپر کی منزل میں رہائش رکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست قبول کر لی اور تقریباً چھ سات مہینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں مقیم رہے۔ مہمان نوازی کا بھی انہوں نے خوب حق ادا کرنے کی کوشش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوئے کھانے سے یہ کھانا کھاتے تھے۔ روایت میں لکھا ہے کہ جو کھانا بچ کے آتا تھا تو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نشان ہوتے تھے وہاں سے یہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ ایک روز دیکھا کہ کھانے پر آپ کے نشان نہیں ہیں اور کھانا کھایا ہوا نہیں لگ رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور آپ نے آج کھانا نہیں کھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں کھانا کھانے لگا تو میں نے دیکھا کہ اس میں پیاز اور لہسن ڈالا ہوا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں اس لئے نہیں کھایا۔ حضرت ابو ایوب انصاری نے عرض کی کہ جسے حضور پسند نہیں کرتے اسے مَیں بھی ناپسند کرتا ہوں اور آئندہ یہ دونوں چیزیں نہیں کھاؤں گا۔ عجیب عشق و محبت کے قصے ہیں یہ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 781 حدیث 23966 مسند ابو ایوب انصاریؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)(صحیح مسلم الاشربہ باب اباحۃ اکل الثوم ...... الخ حدیث 5356)(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 1 صفحہ 183 ذکر خروج رسول اللہ ﷺ ...... الخ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت ابو ایوب انصاری تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 369 باب ابو ایوب انصاریؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

خیبر کی جنگ میں یہودی سردار جو جنگ میں مارا گیا تھا اس کی بیٹی صفیہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں تو رخصتانے کے اگلے دن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح نماز پڑھانے کے لئے باہر آئے تو دیکھا کہ ابو ایوب انصاری باہر پہرہ پر کھڑے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ تم پہرے پر کھڑے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ حضرت صفیہ کے عزیز رشتہ داروں کو ہمارے ہاتھوں نقصان پہنچا ہے۔ کچھ مارے بھی گئے ہیں۔ اس لئے مجھے خیال پیدا ہوا کہ کوئی شرارت نہ کرے۔ کوئی آ کے اپنا بدلہ لینے کی کوشش نہ کرے۔ اس لئے مَیں پہرے کے لئے آ گیا تھا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں یوں دعا کی کہ اے اللہ! ابو ایوب کو ہمیشہ اپنی حفاظت اور امان میں رکھنا جس طرح رات بھر یہ میری حفاظت کے لئے مستعد رہا ہے۔

حضرت ابو ایوب جنگ روم میں بھی شامل ہوئے۔ باوجود اس کے کہ آپ بوڑھے ہو چکے تھے لیکن صرف اس لئے شامل ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسطنطنیہ کے بارے میں جو پیشخبری تھی اس کو آپ دیکھ سکیں۔ بہرحال اس دوران میں آپ بیمار بھی ہو گئے۔ جب آپ سے آپ کی آخری خواہش کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ تمام مسلمانوں کو میرا اسلام کہنا اور میری قبر دشمن کے علاقے میں جہاں تک جا سکتے ہو وہاں جا کر بنانا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد رات کے وقت آپ کا جنازہ دشمن کی سرزمین میں جہاں تک لے جایا جا سکتا تھا لے جایا گیا اور وہاں آپ کی تدفین ہوئی۔ ان کی قبر آج بھی ترکی میں ہے اور دیکھنے والے بتاتے ہیں، بعض روایتیں ایسی بھی ہیں کہ لوگوں نے بعض بدعات والی روایتیں بھی بنا لی ہیں کہ ان سے مانگتے ہیں۔ ان سے تو بہرحال نہیں مانگتے لیکن دعا جواُن کی قبر پہ کی جائے وہ قبول بھی ہوتی ہے۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 65 غزوہ خیبر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 123 خالد بن زید بن کلیبؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

تو بہرحال بعد میں یہ بعض کہانیاں بھی بن جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی حفاظت اور امان کی جو دعا کی تھی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ نے بہت سی جنگوں میں شمولیت کی اور ہر جگہ غازی بن کر آئے اور بڑی لمبی عمر پائی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبد اللہؓ بن رواحہ تھے جو عرب کے مشہور شاعر بھی تھے اور شاعرِ رسول کے لقب سے بھی جانے جاتے تھے۔

(سیرۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 409 مطبوعہ دار الاشاعت کراچی 2004ء)

غزوۂ بدر کے ختم ہونے کے بعد فتح کی خبر مدینہ پہنچانے والے بھی آپ ہی تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 398 باب عبد اللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت، محبت اور غیرت کے اظہار کے بھی واقعات ہیں جن کا ایک جگہ یوں ذکر ملتا ہے۔ عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا۔ اس کے نیچے فدک کے علاقے کی چادر تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے اُسامہ کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے بنو حارث بن خزرج قبیلہ میں تشریف لے گئے۔ یہ بدر کے واقعہ سے پہلے کی بات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین اور یہود ملے جلے بیٹھے تھے۔ ان میں عبد اللہ بن اُبی بھی تھا اور اس مجلس میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب مجلس کے قریب پہنچے تو وہاں سواری کی وجہ سے تھوڑی سی گرد اڑی۔ عبد اللہ بن اُبی نے اپنی ناک اپنی چادر سے ڈھانپ لی۔ پھر کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ ڈالو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں السلام علیکم کہا۔ پھر ٹھہرے اور سواری سے اترے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور ان پر قرآن پڑھا۔ عبد اللہ بن اُبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنے لگا کہ اے شخص یہ اچھی بات نہیں۔ جو تم کہتے ہو اگر سچ ہے تو پھر بھی ہماری مجالس میں ہمیں تکلیف نہ دو اور اپنے ڈیرے کی طرف لوٹ جاؤ اور جو تمہارے پاس آئے اس کے پاس بیان کرو۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلس میں تشریف لایا کریں۔ ہم یہ پسند کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب فی دعا النبی ﷺ وصبرہ...... الخ حدیث 4659)

انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی کہ یہ جواُن کا سردار ہے وہ کیا کہہ رہا ہے۔ تو یہ آپ کا غیرت اور محبت کا بے اختیار اظہار تھا جو عبد اللہ بن رواحہ نے کیا اور ان سرداروں اور دنیاداروں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی۔

حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم میں اصحاب کو بھیجا جن میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ بھی شامل تھے۔ جمعہ کا دن تھا۔ مہم میں شامل باقی اصحاب تو صبح کو روانہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں پیچھے رہ کر جمعہ کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کر کے پھر ان سے جا ملوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو دیکھا کہ مسجد میں موجود ہیں تو نماز جمعہ کے بعد ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تجھے کس چیز نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہونے سے روک رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بے حد خواہش اور تمنا تھی کہ میں نماز جمعہ میں حضور کے ساتھ شریک ہو کر حضور کا خطبہ سن لوں اور پھر پیچھے سے جا کر اس دستے سے جا ملوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین میں جو کچھ ہے اگر وہ سب بھی تم خرچ

کلامُ الامام

”علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔“ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 195)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”ہماری غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ لوگوں کو اس خدا کی طرف رہنمائی کریں جسے ہم نے خود دیکھا ہے“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 212)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کرڈالوتو جولوگ حسب ہدایت علی الصبح مہم پر روانہ ہوکر سبقت لے گئے وہ اجر اور ثواب تم ہرگز نہیں پا سکتے۔
(سنن الترمذی ابواب الجمعہ باب ماجاء فی سفر یوم الجمعۃ حدیث 527)

تو یہاں ضروری ہے کہ جو اطاعت ہے وہ فرض ہے۔ اس کے بعد روایات میں آتا ہے کہ جب کسی غزوے پر یا مہم پر جانا ہوتا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ سب سے پہلے اس دستہ میں شامل ہوتے اور سب سے آخر میں مدینہ واپس لوٹا کرتے تھے۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 236 عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

ایک روایت میں آتا ہے اور یہ حضرت عُروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کو سردار لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر بن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ قیادت سنبھالیں گے۔ اگر عبداللہ بھی شہید ہوں تو مسلمان جس کو پسند کریں اس کو اپنا سردار بنالیں۔ اس لشکر کی روانگی اور الوداع کا وقت آیا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رونے لگے۔ لوگوں نے کہا کہ عبداللہ روتے کیوں ہو؟ کہنے لگے کہ خدا کی قسم مجھے دنیا سے ہرگز کوئی محبت نہیں ہے۔ اس کا کوئی شوق نہیں۔ لیکن میں نے اس آیت کہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا (مریم:72) کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر ایک شخص کو ایک دفعہ ضرور آگ کا سامنا کرنا ہے۔ پس میں نہیں جانتا کہ پل صراط پر چڑھنے کے بعد پار اترنے پر میرا کیا حال ہوگا۔
(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 237 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

لیکن ان اللہ کا خوف رکھنے والوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین انجام کی جو خبر دی اس کا بھی ذکر ملتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے امرائے لشکر کے بارے میں فرمایا کہ میں نے ان کو جنت میں سونے کے تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔
(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 238 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

پس یہ لوگ اپنی مراد کو پانے والے تھے۔ ان کا جذبہ شہادت ان کے ایک شعر سے یوں ظاہر ہوتا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ایسے تیر اور نیزے مجھے لگیں جو میری آنتوں سے گزر کر جگر کے پار ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے ہاں میری شہادت قبول ہو جائے۔ اور جب لوگ میری قبر سے گزریں تو یہ کہیں کہ خدا اس کا بھلا کرے کیسا عظیم غازی تھا۔ جنگ موتہ جس میں یہ شہید ہوئے تھے اس کی کچھ تفصیل اس طرح ہے کہ موتہ کے مقام پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ غسّانیوں نے مسلمانوں کے خلاف ہرقل شاہ روم سے مدد طلب کی ہے اور اس نے دو لاکھ کا لشکر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے بھجوایا ہے۔ اس موقع پر مسلمان امرائے لشکر نے باہم مشورہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیجنا چاہئے کہ دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے کمک بھجوائی جائے یا پھر جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہو اس پر عمل کیا جائے۔ اس موقع پر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے مسلمانوں کے بہت حوصلے بڑھائے اور ان کی رزمیہ شاعری بھی خوب کام آئی۔ مسلمانوں کا تین ہزار کا لشکر دو لاکھ کے لشکر کے مقابلے میں اکیلے آگے بڑھا۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 237 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

حضرت عبداللہ بن رواحہ کی تمنائے شہادت کا ذکر حضرت زید بن ارقم یوں بیان کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ مجھے اپنی اونٹنی کے پیچھے سوار کر کے غزوہ موتہ میں ہمراہ لے گئے۔ زید بن ارقم کو حضرت عبداللہ بن رواحہ نے ایک یتیم بچے کے طور پر لے کر پالا اور ان کی تربیت کی تھی۔ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا جس میں اپنے اہل خانہ کی یاد کے ساتھ یہ ذکر تھا کہ اب میں کبھی لَوٹ کر واپس گھر نہیں جاؤں گا۔ بڑے مزے سے وہ شعر گنگنا رہے تھے جن میں حضرت عبداللہ اپنی اہلیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے تھے کہ جمعرات کی وہ شام جب تم نے میرے اونٹ کے پالان کو سفر جہاد کے لئے درست کیا تھا اور آخری دفعہ میرے قریب ہوئی تھی تیری وہ حالت کیا خوب اور مبارک تھی۔ تجھ میں کوئی عیب یا خرابی تو نہیں مگر اب مَیں اس میدان جنگ میں آچکا ہوں اور اس سے لَوٹ کر میں تمہاری طرف کبھی واپس نہیں آؤں گا۔ گویا اپنے اہل خانہ کو یہ ان کا غائبانہ الوداع تھا۔ کم سن زید نے یہ سنا تو افسردہ ہو کر رو دیئے۔ حضرت عبداللہ نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ اے ناسمجھ! اگر اللہ تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرمائے تو تیرا کیا نقصان بلکہ تم تو میری سواری لے کر اکیلے آرام سے اس پر بیٹھ کر واپس لوٹو گے۔
(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 236-237 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

میدان جہاد میں حضرت عبداللہ بن رواحہ نے بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔ حضرت نعمانؓ بن بشیر بیان کرتے تھے کہ حضرت جعفر کی شہادت ہوئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ لشکر کے ایک جانب تھے لوگوں نے ان کو بلایا۔ وہ اپنے آپ کو مخاطب کر کے یہ رجزیہ شعر پڑھتے ہوئے آگے بڑھے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اَے میرے نفس! کیا تم اس طرح لڑائی نہیں لڑو گے کہ جان دے دو۔ موت کے تالاب میں تم داخل ہو چکے ہو۔ شہادت کی جو خواہش تم نے کی تھی اسے پورا کرنے کا وقت آچکا ہے۔ اب اگر جان کا نذرانہ پیش کرو تو شاید نیک انجام پا جاؤ۔

مصعب بن شیبہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت زید اور حضرت جعفر بھی شہید ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ میدان میں آگے تشریف لائے۔ جب انہیں نیزہ لگا تو خون کی ایک دھار جسم سے نکلی۔ آپ نے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے اور ان میں خون لے کر اپنے منہ کے اوپر مل لیا۔ پھر وہ دشمن اور مسلمانوں کی صفوں کے درمیان گر گئے مگر آخری سانس تک سردار لشکر کے طور پر مسلمانوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے اور نہایت مؤثر جذباتی رنگ میں مسلمانوں کو انگیخت کرتے ہوئے اپنی مدد کے لئے بلاتے رہے کہ دیکھو اے مسلمانو! یہ تمہارے بھائی کا لاشہ دشمنوں کے سامنے پڑا ہوا ہے۔ آگے بڑھو اور دشمنوں کو اپنے اس بھائی کے راستے سے دور کرو اور ہٹاؤ۔ چنانچہ مسلمانوں نے اس موقع پر بڑے زور کے ساتھ کفار پر حملہ کیا اور پے در پے حملے کرتے رہے یہاں تک کہ اس دوران حضرت عبداللہ کی شہادت بھی ہوگئی۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 237-238 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

ان کی ایک خصوصیت کے بارے میں ان کی بیوہ نے ان کی شہادت کے بعد بتایا۔ ان کی بیوہ کی شادی ہوئی تو اس شوہر نے کہا کہ عبداللہ بن رواحہ کی پاکیزہ سیرت کے بارے میں مجھے کچھ بتاؤ۔ تو اس خاتون نے کیا ہی خوبصورت گواہی دی۔ کہنے لگیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کبھی گھر سے باہر نہیں جاتے تھے جب تک کہ دو رکعت نفل نماز ادا نہ کر لیں۔ اسی طرح جب گھر میں داخل ہوتے تھے تو آپ کا پہلا کام یہ ہوتا تھا کہ وضو کر کے دو رکعت نفل نماز ادا کیا کرتے تھے۔ (الاصابۃ فی تمیز الصحابہ جلد 4 صفحہ 74 عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

یہ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں اور ہر وقت یاد رکھنے والے تھے۔ ان کی اطاعت کے معیار کا روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابو لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس دوران آپ نے فرمایا کہ لوگو! بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ مسجد سے باہر خطبہ سننے کے لئے حاضر ہو رہے تھے، وہ وہیں پر بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا عَلٰى طَوَاعِيَةِ اللّٰهِ وَطَوَاعِيَةِ رَسُوْلِهٖ۔ کہ اے عبداللہ بن رواحہ! اللہ اور رسول کی اطاعت کا تمہارا یہ جذبہ اللہ تعالیٰ اور بڑھائے۔

دینی باتیں کرنے، دینی مجالس لگانے، بامقصد گفتگو کرنے، ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کے لئے ان لوگوں کے کیا معیار تھے۔ اس بارہ میں حضرت ابو درداء بیان کرتے تھے کہ میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میرے اوپر کوئی ایک ایسا دن آئے جب میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کو یاد نہ کروں۔ ہر روز میں ان کو یاد کرتا ہوں اور اس کی وجہ ان کی، حضرت عبداللہ بن رواحہ کی، یہ خوبی ہے کہ جب بھی میرے سے ملاقات ہوئی اگر وہ پیچھے سے آ رہے ہوتے تو اپنا ہاتھ میرے کندھوں پر رکھ دیتے اور سامنے سے آ رہے ہوتے تو سینے پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے کہ اے ابو درداء! آؤ ذرا مل بیٹھیں اور ایمان تازہ کریں۔ کچھ ایمان کی باتیں کریں۔ پھر وہ میرے ساتھ بیٹھتے اور جب تک ہمیں موقع ملتا ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے۔ پھر فرماتے کہ اے ابو درداء! یہ ایمان کی مجالس ہیں۔" (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 236 باب عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

پس ان ایمان کی مجالس لگانے والوں نے وہ نمونے قائم کئے ہیں جو ہمارے لئے اُسوہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی باتوں اور مجلسوں کو کس طرح سند عطا فرمائی۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کو عادت تھی کہ جب اپنے کسی صحابی سے ملتے تو ان کو یہ تحریک کرتے تھے کہ تَعَالَ نُؤْمِنْ بِرَبِّنَا سَاعَةً۔ آؤ تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان لے آئیں۔ ایک دن انہوں نے یہی بات ایک آدمی سے کہی تو وہ غصہ میں آ گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! ابنِ رواحہ کو تو دیکھئے۔ یہ لوگوں کو آپ پر ایمان لانے سے موڑ کر تھوڑی دیر کے لئے ایمان کی دعوت دے رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ رَوَاحَةَ کہ اللہ عبداللہ بن رواحہ پر رحم کرے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ان مجلسوں کو پسند کرتے ہیں جن پر فرشتے بھی فخر کرتے ہیں۔
(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 676 حدیث 13832 مسند انس بن مالکؓ مطبوعہ عالم الکتب العلمیہ بیروت 1998ء)

آپ ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کے شعراء میں حضرت کعب بن مالک اور حضرت حسّان بن ثابت کے علاوہ یہ تیسرے بلند پایہ شاعر تھے۔ ان کی شاعری رزمیہ تھی۔ معجم الشعراء کے مصنف لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ زمانہ جاہلیت کی شاعری میں بھی بہت قدر و منزلت رکھتے تھے اور زمانہ اسلام میں بھی ان کو بہت بلند مقام اور مرتبہ حاصل تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک شعر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے ایسا کہا کہ اسے آپ کا بہترین شعر کہا جا سکتا ہے۔ وہ شعر آپ کی دلی کیفیت کو خوب بیان کرتا ہے جس میں حضرت عبداللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

لَوْلَمْ تَكُنْ فِيْهِ آيَاتٌ مُّبَيِّنَةٌ ......☆...... كَانَتْ بَدِيْهَتُهٗ تُنْبِيْكَ بِالْخَبَرِ

(الاصابۃ فی تمیز الصحابہ جلد 4 صفحہ 75 عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر سچائی اور صداقت کا اظہار کرنے کے لئے وہ تمام کھلے کھلے اور روشن نشانات نہ بھی ہوتے جو آپ کے ساتھ تھے تو بھی محض آپ کا چہرہ ہی آپ کی صداقت کے لئے کافی تھا جو خود آپ کی سچائی کا اعلان کر رہا تھا۔ یہ لوگ تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھ کر ہی حق کو پہچانا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے۔ (بخاری کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو فسق اور کفر کی تہمت نہ لگائے کیونکہ اگر وہ شخص خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر یا فاسق نہیں تو کہنے والے پر یہ کلمہ لوٹے گا۔ (بخاری کتاب الادب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

پھر تاریخ میں ہمیں دو چھوٹی عمر کے بھائیوں کا بھی ذکر ملتا ہے جن کی جرأت حیرت انگیز تھی۔ حضرت مُعاذ بن حارث بن رفاعۃ اور حضرت مُعَوَّذ بن حارث بن رفاعۃ ۔غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوجہل کے قتل میں بھی انہوں نے حصہ لیا۔ بدر کا جو میدان تھا اس میں شدید جنگ ہو رہی تھی اور مسلمانوں کے سامنے ان سے تین گنا زیادہ جماعت تھی جو ہر قسم کے سامان حرب سے آراستہ تھی اور اس عزم کے ساتھ میدان میں نکلی تھی کہ ہم نے اسلام کا نام و نشان مٹا دینا ہے۔ مسلمان بیچارے تعداد میں تھوڑے تھے۔ اس سارے واقعہ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی اپنی کتاب سیرۃ خاتم النبیین میں لکھا ہے۔ اور مسلمانوں کی غربت اور بے وطنی کی حالت تھی۔ ظاہری اسباب کے لحاظ سے اہل مکہ کے سامنے جو مسلمان لوگ تھے یہ چند منٹوں کا شکار تھے مگر توحید اور رسالت کی محبت نے انہیں ایسا بنا دیا تھا۔ وہ ایسے اس جذبہ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ جس سے زیادہ اس وقت طاقتور دنیا میں اور کوئی چیز نہیں تھی اور یہ ایمان تھا۔ ان کا زندہ ایمان جس نے ایک غیر معمولی طاقت ان کے اندر بھر دی تھی۔ اس وقت میدان جنگ میں وہ خدمت دین کا ایک ایسا نمونہ دکھا رہے تھے جس کی مثال نہیں ملتی۔ ہر ایک شخص دوسرے سے بڑھ کر خدا کی راہ میں جان دینے کے لئے بیقرار نظر آتا تھا۔ انصار کے جوش کا، اخلاص کا یہ عالم تھا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب عام جنگ شروع ہوئی تو میں نے اپنے دائیں بائیں نظر کی۔ مگر کیا دیکھتا ہوں کہ انصار کے دو نوجوان لڑکے میرے پہلو میں کھڑے ہیں۔ انہیں دیکھ کر میرا دل کچھ بیٹھ سا گیا کہ ایسی جنگوں میں دائیں بائیں کے ساتھیوں پر انحصار ہوتا ہے اور وہی شخص اچھی طرح لڑ سکتا ہے جس کے پہلو محفوظ ہوں۔ مگر عبدالرحمن کہتے ہیں کہ مَیں اس خیال میں ہی تھا کہ یہ بچے میری کیا حفاظت کریں گے کہ ان لڑکوں میں سے ایک نے مجھے آہستہ سے پوچھا جیسے دوسرے سے اپنی بات چھپانا چاہتا ہو کہ چچا! وہ ابوجہل کہاں ہے جو مکّہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتا تھا۔ لڑکا کہنے لگا میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ میں اسے قتل کروں گا یا قتل کرنے کی کوشش میں مارا جاؤں گا۔ کہتے ہیں میں نے ابھی اس کا جواب نہیں دیا تھا کہ دوسری طرف سے دوسرے نے بھی اسی طرح آہستہ سے یہی سوال کیا تو مَیں ان کی جرأت دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کیونکہ ابوجہل گویا سردارِ لشکر تھا اور اس کے چاروں طرف آزمودہ کار سپاہی موجود تھے۔ بڑے تجربہ کار سپاہی تھے۔ میں نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ وہ ابوجہل ہے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میرا اشارہ کرنا تھا کہ دونوں بچے باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفیں کاٹتے ہوئے آن کی آن میں وہاں پہنچ گئے اور اس تیزی سے وار کیا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی دیکھتے رہ گئے اور ابوجہل کو نیچے گرا لیا۔ عکرمہ بن ابوجہل بھی اپنے باپ کے ساتھ تھا۔ وہ اپنے باپ کو تو نہیں بچا سکا مگر اس نے پیچھے سے معاذ پر ایسا وار کیا کہ ان کا دایاں بازو کٹ گیا اور لٹکنے لگا۔ معاذ نے عکرمہ کا پیچھا کیا مگر وہ بچ گئے۔ چونکہ کٹا ہوا بازو لڑنے میں روک پیدا کر رہا تھا تو معاذ نے اسے زور کے ساتھ کھینچ کر اپنے جسم سے علیحدہ کر دیا اور پھر لڑنے لگ گئے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 362)

تو ان لڑکوں میں غیرت ایمانی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق تھا جس نے انہیں نڈر بنا دیا کہ وہ شخص جو اسلام کو ختم کرنا چاہتا تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی سال تک تکلیفیں دیتا رہا اس کا انجام ہمارے ہاتھوں سے ہو۔ یہ آجکل کے نام نہاد جہادیوں کی طرح نہیں تھے جو نوجوانوں کو، بچوں کو ریڈیکلائز (radicalize) کر لیتے ہیں کہ آؤ اور اسلام کے لئے جنگ کرو بلکہ ان کا ایک مقصد تھا کہ دشمن اگر ہمیں اب امن نہیں دیتا باوجود اس کے کہ ہم علیحدہ ہو گئے ہیں تو پھر اس کے لئے ہمیں ہر قربانی دینی چاہئے تاکہ امن کا قیام ہو۔ نہ کہ فتنہ پیدا ہو۔ آجکل تو حکومتوں پہ قبضہ کرنے کے لئے نوجوانوں کو زبردستی اغوا کیا جاتا ہے۔ پھر ریڈیکلائز (radicalize) کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں یہ خبر تھی کہ سیریا میں چودہ سال کا ایک لڑکا ان سے بچ کے نکل کے آیا تو کہنے لگا کہ میں سکول سے آ رہا تھا مجھے اغوا کر لیا اور اغوا کر کے پھر زبردستی مجھے ٹریننگ دی۔ پہلے میں نہیں مانا تو مجھ پر سختی کی گئی۔ آخر مجھ سے جنگ کروائی جاتی تھی اور بڑی مشکل سے پھر میں وہاں سے بچ کے آیا ہوں۔ تو مسلمان اسلام کے نام پر اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں جو سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اسلام نے اگر جنگ کی، اسلام نے اگر جانیں دیں اور ان لوگوں میں قربانی دینے کا جذبہ تھا تو اس لئے کہ دین کو بچانا ہے اور دنیا میں امن قائم کرنا ہے۔ پس آجکل کے جہادیوں میں اور ان جہاد کرنے والوں میں بڑا فرق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں یہی نمونہ صحابہ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کر لیں اور کوئی امر ان کی راہ میں روک نہ ہو۔ وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگوں کے کارڈ آتے ہیں۔ کسی تجارت یا اور کام میں نقصان ہوا یا اور کسی قسم کا ابتلا آیا تو جھٹ شبہات میں پڑ گئے‘‘۔ (کہ پتا نہیں ہم نے مسیح موعود کو مان کے غلطی تو نہیں کر لی۔ تو اس قسم کے شبہات دین کے بارے میں، خدا تعالیٰ کی ذات کے بارہ میں، حضرت مسیح موعود کے بارہ میں آتے ہیں۔) آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ایسی حالت میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اصل مطلب اور مقصد سے وہ کس قدر دُور ہیں۔ غور کرو کیا فرق ہے صحابہ میں اور ان لوگوں میں۔ صحابہ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلّاتا تھا‘‘۔ (یعنی صحابہ میں سے وہ سمجھتے تھے کہ مشکلات میں پڑنا اللہ تعالیٰ کا قرب دلائے گا۔ وہ یہ سمجھ چکے تھے) فرماتے ہیں کہ ’’وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے‘‘۔ آپ نے ایک فارسی کا شعر یہاں بیان فرمایا کہ:

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است ......☆...... زیر آں گنج کرم بنہادہ است‘‘

کہ جو بھی آزمائش خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قوم پر آئے اسکے نیچے خدا کے کرم کا ایک خزانہ چھپا ہوتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں : ’’قرآن شریف ان کی تعریف سے بھرا ہوا ہے۔ اسے کھول کر دیکھو۔ صحابہ کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عملی ثبوت تھا۔ صحابہ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف نے اس طرح پر بیان فرمایا ہے۔ مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَهٗ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ (الاحزاب 24:) یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہ دنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’میں جب صحابہ کے اس نمونے کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کمالِ فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رُو بخدا کر دیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

آپ فرماتے ہیں کہ ’’خلاصہ یہ کہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں اور اسی کو اپنا اصل مقصود قرار دیں۔ ہماری ساری کوشش اور تگ ودَو اللہ تعالیٰ کے رضا کے حاصل کرنے میں ہونی چاہئے خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو۔ یہ رضائے الٰہی دنیا اور اس کی تمام لذات سے افضل اور بالاتر ہے‘‘ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 82-83۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم الحاج اسماعیل بی. کے آڈو صاحب کا ہے۔ غانا کے احمدی تھے۔ 84 سال کی عمر میں 8 مارچ کو ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور ان کے والد کا نام اسماعیل Kwabena آڈو اور والدہ کا نام جنت آڈو تھا۔ ان کے والد پہلے عیسائی تھے۔ 1928ء میں انہوں نے بیعت کی اور جماعت میں شامل ہوئے۔ اسماعیل آڈو صاحب کی والدہ کا انتقال چھوٹی عمر میں ہی ہو گیا تھا۔ انہوں نے ٹی آئی احمدیہ سکول کماسی سے سیکنڈری سکول کی تعلیم حاصل کی۔ پھر 1964ء میں انگریزی میں بی اے کیا۔ بعد میں ٹیچر ٹریننگ کالج گھانا سے اپنی پیشہ وارانہ تعلیم مکمل کی اور پھر مختلف جگہوں پر ٹیچر مقرر ہوئے اور 1980ء تک اسسٹنٹ ہیڈ ٹیچر رہے۔ سالٹ پانڈ سینٹرل ریجن کے ایک سکول میں منتقل ہو گئے اور وہاں انگلش کے سکول ٹیچر رہے۔ جس سکول میں ہوتے تھے وہاں مسلمان طلباء کے لئے ان کی سہولتوں کا انتظام کرتے تھے۔ انہوں نے وہاں مسلمان طلباء کے لئے مسجد بھی بنوائی۔ پھر Nkrumah یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی جو تھی اس میں یہ انگریزی کے استاد لگے۔ پھر مختلف کالجوں میں ان کو پڑھانے کا موقع ملا۔ پھر انہوں نے انگریزی پڑھانے کے بارے میں ایک کتاب بھی لکھی جو غانا اور نائیجیریا میں بڑی مشہور ہوئی جو پڑھائی جاتی ہے۔ محکمہ سے اس سلسلہ میں ان کو سکالرشپ ملا اور یُوکے کی یونیورسٹی آف بینگور (Bangor) ویلز میں انہیں بھجوایا گیا اور یہاں یُوکے میں آ کے انہوں نے انگریزی زبان میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ پھر ان کی جماعتی خدمات یہ ہیں کہ غانا میں متعدد جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ 1980ء میں غانا کی حکومت نے آپ کو Addis Ababa ایتھوپیا کے لئے بطور سفیر منتخب کیا اور اسی عہدہ پر تھے کہ UN نے آپ کو بحیثیت چیئرمین او.اے.یُو (OAU) لبریشن کمیٹی مقرر کیا جس کی وجہ سے آپ نے موزمبیق اور انگولا کی ریاستوں کو آزادی دلوانے کے لئے نمایاں کردار ادا کیا۔ کچھ عرصہ آپ لیبیا میں بھی بطور سفیر مقرر رہے۔ ان کی خصوصیت تھی، جہاں بھی گئے ان کا اپنا ایک ہمیشہ خاص وصف تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور اپنی یہ پہچان ہمیشہ قائم رکھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد، آپ کے یُوکے آنے کے بعد انہوں نے اپنے سیاسی کیریئر کو بھی الوداع کہا اور پھر یہیں آ گئے تاکہ اپنے بچوں کے ساتھ خلافت کے قریب رہ سکیں اور یہاں آ کے پھر آپ سکول میں بطور ٹیچر کام کرتے رہے۔ ان کو خلافت سے، ہر خلافت سے ایک خاص عشق تھا۔ انہوں نے بڑے پیار اور محبت کا سلوک اور اطاعت کا نمونہ دکھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے سلمان رشدی کے خلاف کتاب لکھنے والی جو ایک کمیٹی بنائی تھی اس کا ان کو بھی ممبر بنایا تھا۔ تبلیغ کے میدان میں بھی ان کا بڑا نمایاں کردار تھا۔ مختلف جگہوں پر تبلیغی سٹال لگاتے تھے۔ ریڈیو پر تبلیغی پروگرام کرتے تھے۔ مختلف جماعتی مجالس میں سوال و جواب کی مجلس بھی لگاتے تھے اور اسی طرح 1986ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پَین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن قائم کی تو ان کو پہلا صدر مقرر کیا۔ یہاں پیکم (Peckham) جماعت کے پہلے صدر بھی مقرر ہوئے تھے۔ 1994ء میں ایم۔ٹی۔اے کے اجراء کے بعد اردو کلاس کے یہ خاص شاگردوں میں سے تھے اور اس وقت اردو سیکھنے کے لئے بڑی محنت کرتے تھے۔ جو بھی جتنی بھی کوشش کر سکتے تھے کرتے تھے۔ اور اردو کلاس میں یہ ’بڑے بچے‘ کے نام سے مشہور تھے۔ لوگ ان کو جانتے ہیں۔ گھانین تھے اور ان کی دو بیویاں تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے موقع پر جو مجلس انتخاب خلافت تھی اسکے بھی یہ رکن تھے۔ جامعہ کا جب اجراء ہوا ہے تو یہاں یُوکے میں کچھ عرصہ انہوں نے جامعہ میں بھی انگریزی پڑھائی ہے۔ ان کو وہاں مقرر کیا تھا۔ تقویٰ پر چلنے والے، بڑے عبادت گزار، صابر اور شاکر، رحم دل اور نہایت مشفق انسان تھے۔ عبادت کا بھی جوش تھا۔ انکے گھر والوں نے یہ بتایا ہے کہ تہجد کی نماز ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ اگر بیمار ہوتے تب بھی ناغہ نہیں کرتے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت نہایت خوش الحانی سے اور درد کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم کی بہت ساری آیات ان کو یاد تھیں اور ان کا ترجمہ اور پھر تفسیر بھی یاد کیا کرتے تھے تاکہ آگے تبلیغ میں کام آئیں یا تربیت میں کام آئے بلکہ بعض گھانین کہتے ہیں کہ ان کے گھروں میں قرآن کریم کے ایسے نسخے موجود ہیں جن میں آڈو صاحب کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے نوٹس بھی ہیں۔ 2005ء میں انکو اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ حج کرنے کی سعادت ملی۔ بڑے ہنس مُکھ اور سادہ انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ انکے دس بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ تیئس پوتے پوتیاں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسل کو بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم رکھے اور جماعت سے وابستہ رکھے۔ ابھی نمازوں کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

آج 23/مارچ ہے اور یہ دن جماعت میں 'یوم مسیح موعودؑ' کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے، یوم مسیح موعود کے جلسے بھی جماعتیں اس دن کی مناسبت سے منعقد کرتی ہیں، بہت سی جماعتیں یہ جلسے منعقد کریں گی اور اس میں اس کی تاریخ، پس منظر، سارا کچھ بیان کیا جائے گا

اِسوقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے مسیح موعود کی بعثت کے مقصد اور ضرورت اور مقام کے حوالے سے بیان فرمایا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے مسیح موعود کی بعثت کے مقصد اور ضرورت اور مقام کا تذکرہ اور اسی حوالہ سے افراد جماعت کو نصائح

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایک آواز جو ایک چھوٹی سی بستی سے اٹھی تھی دنیا کے 210 ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے اور یہی آپکی سچائی کی دلیل بھی ہے، دُور دراز کے علاقے جہاں تیس چالیس سال پہلے تک بھی احمدیت کے پہنچنے کا تصور نہیں تھا، نہ صرف وہاں پیغام پہنچا ہے بلکہ وہاں ایسے پختہ ایمان والے اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے

بینن کے ایک گاؤں میں ایک نو احمدی کے ایمان و اخلاص اور استقامت اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے روح پرور واقعہ کا بیان

ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو کیا اس ماننے اور بیعت کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں؟ اکثر میرے جائزے سے میں نے دیکھا ہے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہم میں سے کئی ایسے ہیں جو نمازیں بھی پوری طرح ادا نہیں کرتے۔ نمازوں کی طرف توجہ ہی نہیں ہے۔ استغفار کی طرف تو بعضوں کی بالکل توجہ نہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں۔ اگر یہ حالت ہے تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں

پس بڑی فکر سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم صرف رسمی طور پر یوم مسیح موعود منانے والے نہ ہوں بلکہ مسیح موعود کو قبول کرنے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی فتنوں سے بچنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے اور ہر بلا اور ہر مشکل سے بچائے

23/مارچ 2018ء سے انگریزی زبان میں ہفتہ وار اخبار الحکم کے اجرا کی خوشخبری، یہ اخبار انٹرنیٹ پر دستیاب ہوگا، موبائل فون اور ٹیبلٹس کے لئے اس کا App بھی دستیاب ہوگا، انگریزی دان طبقہ کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی تاکید

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23/مارچ 2018ء بمطابق 23/امان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آج 23/مارچ ہے اور یہ دن جماعت میں 'یوم مسیح موعودؑ' کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے۔ یوم مسیح موعود کے جلسے بھی جماعتیں اس دن کی مناسبت سے منعقد کرتی ہیں۔ آئندہ دو دنوں میں ہفتہ اتوار، weekend آ رہا ہے۔ بہت سی جماعتیں یہ جلسے منعقد کریں گی اور اس میں اس کی تاریخ، پس منظر، سارا کچھ بیان کیا جائے گا۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے مسیح موعود کی بعثت کے مقصد اور ضرورت اور مقام کے حوالے سے بیان فرمایا ہے۔ آپ کے دعوے کے بعد نام نہاد مسلمان علماء نے عامۃ المسلمین کو آپ کے خلاف بھڑکانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ انتہائی کوشش کی۔ جس حد تک وہ جا سکتے تھے گئے اور اب تک یہی کر رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید سے آپ کی جماعت ترقی کر رہی ہے اور نیک فطرت لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدائی وعدوں کے مطابق اپنی آمد کا ذکر کرتے ہوئے اور یہ اعلان فرماتے ہوئے کہ میں ہی آنے والا مسیح موعود ہوں فرماتے ہیں کہ:

''توحید حقیقی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عفّت، عزّت اور حقّانیت اور کتاب اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر ظلم اور زُور کی راہ سے حملے کئے گئے ہیں تو کیا خدا تعالیٰ کی غیرت کا تقاضا نہیں ہونا چاہئے کہ اس کاسر الصلیب کو نازل کرے؟'' (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس زمانے میں حملے عیسائیوں کی طرف سے ہو رہے تھے۔) فرماتے ہیں ''کیا خدا تعالیٰ اپنے وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) کو بھول گیا؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ چاہو تو قبول کرو۔ چاہو تو ردّ کرو۔ مگر تمہارے ردّ کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے براہین میں فرما دیا ہے صَدَقَ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ وَ کَانَ وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 206۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یعنی اللہ اور اس کے رسول کی بات سچی نکلی اور خدا کا وعدہ پورا ہوا۔

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ:

''منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے۔ خیالی اصولوں اور تجویزوں سے کچھ نہیں بنتا۔ اور نہ مَیں اپنی تصدیق خیالی باتوں سے کرتا ہوں۔ مَیں اپنے دعویٰ کو منہاجِ نبوت کے معیار پر پیش کرتا ہوں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسی اصول پر اس کی سچائی کی آزمائش نہ کی جاوے۔'' فرماتے ہیں کہ ''جو دل کھول کر میری باتیں سنیں گے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ فائدہ اٹھاویں گے اور مان لیں گے۔ لیکن جو دل میں بخل اور کینہ رکھتے ہیں ان کو میری باتیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گی۔ ان کی تو اَحْوَل جیسی مثال ہے۔'' (یعنی وہ شخص جو بھینگا ہوتا ہے جس کو ایک کے دو نظر آتے ہیں) ''جو ایک کے دو دیکھتا ہے۔ اس کو خواہ کسی قدر دلائل دیئے جائیں کہ دو نہیں ایک ہی ہے وہ تسلیم ہی نہیں کرے گا۔ کہتے ہیں'' (آپ مثال دیتے ہیں) ''کہ ایک اَحْوَل خدمتگار تھا۔'' (بھینگا آدمی کسی شخص کا خدمت کرنے والا تھا ملازم تھا) ''آقا نے (اس کو) کہا کہ اندر سے آئینہ لے آؤ۔ وہ گیا اور واپس آ کر کہا کہ اندر تو دو آئینے پڑے ہیں۔ کونسا لے آؤں؟ آقا نے کہا کہ ایک ہی ہے۔ دو نہیں۔ اَحْوَل نے کہا تو کیا مَیں جھوٹا ہوں؟ (اس کے) آقا نے کہا اچھا ایک کو توڑ دے۔ جب توڑا گیا تو اسے معلوم ہوا کہ درحقیقت میری غلطی تھی۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''مگر اِن اَحْوَلوں کا جو میرے مقابل ہیں کیا جواب دوں؟'' فرماتے ہیں کہ ''غرض ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ بار بار اگر کچھ پیش کرتے ہیں تو حدیث کا ذخیرہ جس کو خود یہ ظن کے درجہ سے آگے نہیں بڑھاتے۔ ان کو معلوم نہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ ان کے رطب و یابس امور پر لوگ ہنسی کریں گے۔'' (جو اوٹ پٹانگ باتیں یہ کرتے ہیں اس پر لوگ ہنسی کیا کریں گے) فرماتے ہیں ''یہ ہر ایک طالبِ حق کا حق ہے کہ وہ ہم سے ہمارے دعویٰ کا ثبوت مانگے۔'' (بڑی صحیح بات ہے ثبوت مانگنا چاہئے۔ اس پر ہر ایک کا حق ہے) ''اس کے لئے ہم وہی پیش کرتے ہیں جو نبیوں نے پیش کیا۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ، عقلی دلائل یعنی موجودہ ضرورتیں جو مصلح کے لئے مستدعی ہیں۔ پھر وہ نشانات جو خدا نے میرے ہاتھ پر ظاہر کئے مَیں نے ایک نقشہ مرتب کر دیا ہے۔'' آپ فرماتے ہیں ''میں نے ایک نقشہ مرتب کر دیا ہے اس میں ڈیڑھ سو کے قریب نشانات دیئے ہیں جن کے گواہ ایک نوع سے کروڑوں انسان ہیں۔ بیہودہ باتیں پیش کرنا سعادتمند کا کام نہیں۔'' فرمایا کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا تھا کہ وہ حَکَم ہو کر آئے گا۔'' (یعنی مسیح موعود جب آئے گا تو وہ حَکَم ہوگا) ''اس کا فیصلہ منظور کرو۔'' (وہ فیصلہ کرنے والا ہوگا اس کا فیصلہ منظور کرو) ''جن لوگوں کے دل میں شرارت ہوتی ہے وہ چونکہ ماننا نہیں چاہتے ہیں اس لئے بیہودہ حجتیں اور اعتراض پیش کرتے رہتے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ آخر خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر میں افترا کرتا تو وہ مجھے فی الفور ہلاک کر دیتا۔ مگر میرا سارا کاروبار اس کا اپنا کاروبار ہے۔ اور میں اسی کی طرف سے آیا ہوں۔ میری تکذیب اس کی تکذیب ہے۔ اس لئے وہ خود میری سچائی ظاہر کر دے گا۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 35-34۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ مسیح موعود کی تکذیب اور انکار کا نتیجہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے انکار تک تمہیں لے جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرالیتا ہے۔ جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جب کہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدیؐ سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اس نے معاذ اللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا اور اس وقت کوئی خلیفہ اس اُمّت میں نہیں۔ اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ مُوسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ معاذ اللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اَتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی اُمّت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا۔ اسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعہ:4) میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی۔ بلکہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اَلۡحَمۡدُ سے لے کر وَالنَّاس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے؟ یہ مَیں از خود نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا، وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا۔ اس کی طرف میرے ایک الہام میں بھی اشارہ ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ) ’’اَنۡتَ مِنِّیۡ وَاَنَا مِنۡکَ۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’بیشک میری تکذیب سے خدا کی تکذیب لازم آتی ہے اور میرے اقرار سے خدا تعالیٰ کی تصدیق ہوتی اور اس کی ہستی پر قوی ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر میری تکذیب میری تکذیب نہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے۔ ذرا اپنے دل میں سوچے اور اس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے؟‘‘

اس بات کو مزید کھول کر بیان فرماتے ہوئے کہ تکذیب مسیح موعود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ کس طرح مسیح موعود کے انکار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے؟ (یعنی مسیح موعود کے انکار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے؟) آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس طرح پر کہ آپ نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا وہ معاذ اللہ جھوٹا نکلا۔ پھر آپ نے جو اِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ فرمایا تھا وہ بھی معاذ اللہ غلط ہوا ہے۔ اور آپ نے جو صلیبی فتنہ کے وقت ایک مسیح ومہدی کے آنے کی بشارت دی تھی وہ بھی معاذ اللہ غلط نکلی کیونکہ فتنہ تو موجود ہو گیا مگر وہ آنے والا امام نہ آیا۔ اب ان باتوں کو جب کوئی تسلیم کرے گا۔ عملی طور پر کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذّب ٹھہرے گا یا نہیں؟‘‘ آپ فرماتے ہیں ’’پس پھر مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ میری تکذیب آسان امر نہیں۔ مجھے کافر کہنے سے پہلے خود کافر بننا ہو گا۔ مجھے بے دین اور گمراہ کہنے میں دیر ہو گی۔ مگر پہلے اپنی گمراہی اور رُوسیاہی کو مان لینا پڑے گا۔ مجھے قرآن وحدیث کو چھوڑنے والا کہنے کے لئے پہلے خود قرآن اور حدیث کو چھوڑ دینا پڑے گا اور پھر بھی وہی چھوڑے گا۔‘‘ (یعنی مَیں نہیں چھوڑوں گا۔ وہی چھوڑے گا جو مجھے چھوڑنے والا کہتا ہے) آپ کہتے ہیں ’’مَیں قرآن وحدیث کا مُصدّق ومِصداق ہوں۔ میں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں۔ میں کافر نہیں بلکہ اَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کا مصداق صحیح ہوں۔ اور جو کچھ مَیں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہے، جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجّت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے۔ لیکن جو دلیر اور بے باک ہے اس کا کیا علاج۔ خدا خود اس کو سمجھائے گا۔‘‘ (آپ یہ سب باتیں ایک آئے ہوئے مہمان کو سمجھا رہے تھے) آپ نے فرمایا کہ ’’میرے معاملے میں جلدی سے کام نہ لیں بلکہ نیک نیتی اور خالی الذہن ہو کر سوچیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 14 تا 16۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ:

’’پس اگر ان لوگوں کے دل میں بخل اور ضد نہیں تو میری بات سنیں اور میرے پیچھے ہو لیں۔ پھر دیکھیں کہ کیا خدا تعالیٰ ان کو تاریکی میں چھوڑتا ہے یا نور کی طرف لے جاتا ہے؟ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جو صبر اور صدق دل سے میرے پیچھے آتا ہے وہ ہلاک نہ کیا جاوے گا بلکہ وہ اسی زندگی سے حصہ لے گا جس کو کبھی فنا نہیں۔‘‘ (یعنی اس دنیا میں بھی عزت پانے والا ہے اور پھر آخری زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ اس پر انعامات کرے گا)

آپ فرماتے ہیں ’’جس کا دل صاف ہے اور خدا ترسی اس میں ہے اس کے سامنے دوبارہ آنے کے متعلق حضرت عیسیٰ ہی کا فیصلہ پیش کرتا ہوں۔ وہ مجھے سمجھاوے کہ یہودیوں کے سوال کے جواب میں (کہ مسیح سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری ہے) جو کچھ مسیح نے کہا وہ صحیح ہے یا نہیں؟ یہودی تو اپنی کتاب پیش کرتے تھے کہ ملاکی نبی کے صحیفہ میں ایلیا کا آنا لکھا ہے۔ مثیل ایلیا کا ذکر نہیں۔‘‘ (ایلیا کے خود آنے کا ذکر ہے۔ مثیل کا ذکر تو نہیں۔ اس کے نمونے پر کسی آنے والے کا ذکر تو نہیں لکھا ہوا) آپ فرماتے ہیں کہ ’’مسیح یہ کہتے ہیں کہ آنے والا یہی یوحنا ہے چاہو تو (اسے) قبول کرو۔ اب کسی منصف کے سامنے فیصلہ رکھو اور دیکھو کہ ڈگری کس کو دیتا ہے۔‘‘ (ظاہری بات پر اگر فیصلہ کروانا ہے کسی بھی جج کے سامنے رکھ دو اور دیکھو وہ ڈگری کس کو دیتا ہے) ’’وہ یقیناً یہودیوں کے حق میں فیصلہ دے گا‘‘ (کیونکہ ظاہری طور پر جو لکھا ہوا ہے اس کے مطابق فیصلہ ہو گا۔ مگر آپ فرماتے ہیں لیکن یہ فیصلہ صحیح نہیں ہے کیونکہ) ’’مگر ایک مومن جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور جانتا ہے کہ خدا کے فرستادے کس طرح آتے ہیں وہ یقین کرے گا کہ مسیح نے جو کچھ کہا اور کیا وہی صحیح اور درست ہے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں ’’اب اس وقت وہی معاملہ ہے یا کچھ اور؟ (ہے۔ بتاؤ) ’’اگر خدا کا خوف ہو تو پھر بدن کانپ جاوے یہ کہنے کی جرأت کرتے ہوئے کہ یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ افسوس اور حسرت کی جگہ ہے کہ ان لوگوں میں اتنا بھی ایمان نہیں جتنا کہ اس شخص کا تھا جو فرعون کی قوم میں سے تھا اور جس نے یہ کہا کہ اگر یہ کاذب ہے تو خود ہلاک ہو جائے گا۔ میری نسبت اگر تقویٰ سے کام لیا جاتا تو اتنا ہی کہہ دیتے اور دیکھتے کہ کیا خدا تعالیٰ میری تائیدیں اور نصرتیں کر رہا ہے یا میرے سلسلہ کو مٹا رہا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 31-30۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایک آواز جو ایک چھوٹی سی بستی سے اٹھی تھی دنیا کے 210 ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے اور یہی آپ کی سچائی کی دلیل بھی ہے۔ دور دراز کے علاقے جہاں تیس چالیس سال پہلے تک بھی احمدیت کے پہنچنے کا تصور نہیں تھا، نہ صرف وہاں پیغام پہنچا ہے بلکہ وہاں ایسے پختہ ایمان والے اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ ایک واقعہ بھی بیان کرتا ہوں۔

بینن افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ وہاں 2012ء میں ایک جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ وہاں کے ایک گاؤں کے ایک احمدی، ان کا نام ابراہیم صاحب ہے۔ انہوں نے احمدیت قبول کی۔ اس سے پہلے یہ مسلمان تھے اور کافی علم رکھنے والے تھے اور احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے اخلاص و وفا میں ترقی کرنی شروع کی۔ اپنے رشتہ داروں کو بھائیوں وغیرہ کو تبلیغ کرنی شروع کی۔ ان کے بھائی نے ان کی تبلیغ سے تنگ آ کر کہ یہ تبلیغ کر کے ہمیں ہمارے دین سے ہٹا رہا ہے، ان سے لڑائی کرنی شروع کر دی لیکن یہ تبلیغ کرتے رہے۔ لوگوں کو احمدیت کا پیغام، حقیقی اسلام کا پیغام پہنچاتے رہے۔ اور اس طرح ان کی کوششوں سے ارد گرد کے تین گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں شامل ہو گئے۔ تو ابراہیم صاحب کے بھائی نے اپنے ایک دوست کے ساتھ مل کے ان کے قتل کا منصوبہ بنایا کہ یہ تو احمدیت کو پھیلاتا چلا جا رہا ہے اس لئے ایک ہی علاج ہے کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا بڑا بھائی اور اس کا دوست کوئی گڑھا کھود کر اس میں کچھ ڈال رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ خواب کے تین دن بعد ہی ان کے بڑے بھائی کا دوست اچانک بیمار ہوا اور اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس پر ان کے بھائی نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ احمدی جو ہے اس نے میرے دوست کو کوئی جادو ٹونہ کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد یہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر ایک خواب دیکھی کہ ان کا بھائی ایک درخت کے ساتھ لگ کر خود کو ماپ رہا ہے۔ اس علاقے میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس کی قبر کھودنے کے لئے ایک درخت کے تنے کی چھال کے ساتھ میّت کو ماپا جاتا ہے تاکہ قبر اس کے سائز کے مطابق بنائی جائے۔ کہتے ہیں کچھ دن کے بعد بڑے بھائی کی حاملہ بیوی بیمار ہوئی اور دو دن کے اندر فوت ہو گئی۔ اور اس کے سارے بچے بیچارے بیمار ہونے شروع ہوئے۔ ان کو فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ ان کے بھائی نے مشہور کر دیا کہ یہ جادو ٹونہ کرنے والا شخص ہے اور وہاں کا جو مقامی بادشاہ تھا، چیف تھا اس کے پاس شکایت کی۔ اس کو مدد کے لئے کہا۔ اس نے کچھ پیسے مانگے کہ یہ لے کر آؤ تو مَیں اس کا علاج کرتا ہوں۔ خیر ان کے بھائی نے رقم ادا کر دی۔ بادشاہ نے ابراہیم صاحب کو بلایا اور جب یہ گئے تو بڑے غصے اور طیش میں اس نے کہا کہ تم نے یہ کیا تماشا بنایا ہوا ہے۔ یہ نیا مذہب اختیار کیا ہے۔ نیا دین شروع کر دیا ہے۔ اس کو فوراً چھوڑ واور توبہ کرو ورنہ کل کا سورج نہیں تم دیکھ سکو گے۔ تمہارے پر کل کا دن نہیں چڑھے گا۔ ابراہیم صاحب کہنے لگے کہ مذہب تو مَیں نے سچ سمجھ کر قبول کیا ہے اس کو تو مَیں چھوڑ نہیں سکتا اور رہی بات مرنے کی تو زندگی موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس پر اس چیف نے یا بادشاہ نے کہا کہ اس علاقے کا خدا مَیں ہوں۔ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تم لوگ یہ اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیا فیصلہ کرنے لگا ہوں اور جس کو میں یہ کہہ دوں کہ وہ کل تک مر جائے گا تو وہ ضرور مرتا ہے۔ ابراہیم صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے تم اپنے روایتی لوگوں کو کہتے ہو گے لیکن میں اس بات میں تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ مگر مَیں دین نہیں

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ
اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کی کوشش کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 / مارچ 2018ء)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’جو صحابہ کرام کی قدر نہیں کرتا
وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 / مارچ 2018ء)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

چھوڑوں گا کیونکہ حقیقت یہی ہے اور سچا اسلام یہی ہے۔ اس پر چیف کو مزید غصہ آیا۔ اس نے اپنے لوگوں کو کہا ان کو لے جاکے کمرے میں بند کر دو۔ وہ لے کے جا رہے تھے تو ابراہیم صاحب نے ان لوگوں کو کہا کہ تم میرے بیچ میں نہ پڑو اور اس معاملے کو چھوڑو۔ مجھے بند کرنے کی بجائے جانے دو۔ خیر وہ لوگ بھی لالچی ہوتے ہیں کچھ رقم لے کے انہوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ اس بادشاہ نے یا چیف نے ان پر صبح کا سورج کیا طلوع کروانا تھا اگلے دن ہی اطلاع ملی کہ اس بادشاہ کو فالج ہو گیا اور وہ ہلنے جلنے کے قابل نہیں رہا اور دو دن بعد ہی وہ فوت ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ان کے بڑے بھائی جو اُن کے مخالف تھے انہوں نے خاندان والوں سے کہا کہ ہماری صلح کرا دیں۔ انہوں نے کہا میری تو لڑائی کسی سے تھی ہی نہیں۔ ہم تو ایسے ہی صلح جُو ہیں اور اسلام کا حقیقی پیغام بھی یہی ہے۔ تو اس چیف کے مرنے کا یہ نشان دیکھ کر وہاں علاقے میں اس کا بہت اثر ہوا اور بڑا چرچا ہوا۔ احمدیت کی سچائی ثابت ہوئی۔ تو یہ چیزیں ہیں جو آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں ثابت ہو رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ :

''دیکھو مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزاروں نشان میری تصدیق کے ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ ہوں گے۔'' (یہ نہیں کہ بند ہو گئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آئندہ ہوں گے) ''اگر یہ انسان کا منصوبہ ہوتا تو اس قدر تائید اور نصرت اس کی ہرگز نہ ہوتی۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 48) یہ اللہ تعالیٰ کا ہی منصوبہ ہے جس کی وجہ سے تائید ہو رہی ہے۔

ایک موقع پر ضرورت مصلح اور مسیح موعود کی ضرورت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''جیسا کہ ہر ایک فصل کے کاٹنے کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی اب مفاسد کے دُور کر دینے کا وقت آگیا ہے۔'' (جو فساد دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، جو برائیاں پھیلی ہوئی ہیں ان کو دور کرنے کا وقت آگیا ہے) آپ فرماتے ہیں۔ ''صادق کی توہین اور گستاخی انتہا تک کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر'' (آپ فرماتے ہیں نعوذ باللہ) ''مکھی اور زنبور جتنی بھی نہیں کی گئی۔ زنبور سے بھی انسان ڈرتا ہے'' (ایک بھڑ جو ہے) ''اور چیونٹی سے بھی اندیشہ کرتا ہے لیکن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے میں کوئی نہیں جھجکتا۔ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کے مصداق ہو رہے ہیں۔ جتنا منہ ان کا کھل سکتا ہے انہوں نے کھولا اور منہ پھاڑ پھاڑ کر سبّ وشتم کئے۔ اب واقعی وہ وقت آگیا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کا تدارک کرے۔ ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے جو اس کی عظمت اور جلال کے لئے بہت جوش رکھتا ہے۔ ایسے آدمی کو باطنی مدد کا سہارا ہوتا ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ سب کچھ آپ ہی کرتا ہے مگر اس کا پیدا کرنا ایک سنّت کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔'' اب وہ وقت آگیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی سنت کے موافق بھیجا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ کے صحیفہ قدرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بات حد سے گزر جاتی ہے تو آسمان پر تیاری کی جاتی ہے۔ یہی اس کا نشان ہے کہ یہ تیاری کا وقت آگیا ہے۔ سچے نبی و رسول و مجدد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آوے اور ضرورت کے وقت آوے۔ لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر کوئی تیاری ہو؟'' (آپ پوچھ رہے ہیں۔ لوگوں سے سوال کر رہے ہیں کہ قسم کھا کے بتاؤ کہ کیا یہ وقت نہیں ہے۔ وہ زمانہ بھی تھا اور آج بھی لوگ یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کسی مصلح کی ضرورت ہے بلکہ پاکستان میں تو مولوی خود یہ کہتے ہیں لیکن مسیح موعود کا انکار ہے) آپ فرماتے ہیں ''مگر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ آپ ہی کیا کرتا ہے۔ ہم اور ہماری جماعت اگر سب کے سب حجروں میں بیٹھ جائیں تب بھی کام ہو جائے گا اور دجّال کو زوال آجائے گا۔ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔'' (اس طرح دن آپس میں پھرا کرتے ہیں) فرمایا کہ ''اس کا کمال بتاتا ہے کہ اب اس کے زوال کا وقت قریب ہے۔'' (کسی چیز کو جب عروج حاصل ہو جائے، جب انتہا پہ پہنچ جائے تو وہ سمجھنے لگے کہ اب میں سب طاقتوں کا مالک ہو گیا ہوں اور سب ترقیاں میرے ہاتھ میں آگئی ہیں تو پھر وہ جو عروج ہے اس پر پہنچ کر پھر وہاں سے زوال شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اب ان طاقتوں کا بھی زوال شروع ہو گیا ہے۔ چاہے وہ اسلام کے خلاف طاقتیں ہیں یا وہ لوگ جو احمدیت کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہیں) آپ فرماتے ہیں کہ ''اس کا ارتفاع ظاہر کرتا ہے کہ اب وہ نیچا دیکھے گا۔'' (انتہائی بلندی پہ پہنچ گیا۔ اب یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اب وہ نیچے کی طرف آئے گا) ''اس کی آبادی اس کی بربادی کا نشان ہے۔'' (وہ سمجھتا ہے کہ اس کی طاقت اور آبادی بہت زیادہ ہے تو اب یہ بربادی کا نشان بن جائے گی) ''ہاں ٹھنڈی ہوا چل پڑی (ہے) اللہ تعالیٰ کے کام آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔'' (ٹھیک ہے۔ نشان شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کے کام آہستگی سے ہوتے ہیں اور وہ انشاء اللہ ہو جائیں گے) آپ فرماتے ہیں کہ ''اگر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہ ہوتی تاہم زمانے کے حالات پر نظر کر کے مسلمانوں پر واجب تھا کہ وہ دیوانہ وار پھرتے اور تلاش کرتے کہ مسیح اب تک کیوں نہیں کسرِ صلیب کے لئے آیا۔ ان کو یہ نہ چاہئے تھا کہ اسے اپنے جھگڑوں کے لئے بلاتے۔'' (اسلام کی غیرت تھی تو اسلام کے دفاع کے لئے بلاتے۔ مسیح کو تلاش کرتے، نہ کے اپنے جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے) فرمایا ''کیونکہ اس کا کام کسرِ صلیب ہے اور اسی کی زمانے کو ضرورت ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 396 تا 398۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اسی طرح ایک جگہ فرمایا کہ ''دہریت بھی پھیل رہی ہے زیادہ اور میں اس کے ردّ کے لئے بھی آیا ہوں۔''

(ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 28۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ فرماتے ہیں کہ ''اسی لئے اس کا نام مسیح موعود ہے۔ اگر مُلاّنوں کو بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی مدّ نظر ہوتی تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے جیسا ہم سے کر رہے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے تھا کہ انہوں نے ہمارے خلاف فتویٰ لکھ کر کیا بنا لیا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے کہا کہ ہو جائے اسے کون کہہ سکتا ہے کہ نہ ہو۔'' (فتویٰ لکھا تو اس کا کیا فائدہ ہوا۔ جماعت تو اسی طرح ترقی کر رہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ پھر کوئی اس کو روک نہیں سکتا)

آپ فرماتے ہیں ''یہ لوگ جو ہمارے مخالف ہیں یہ بھی ہمارے نوکر چاکر ہیں کہ کسی نہ کسی رنگ میں ہماری بات مشرق و مغرب تک پہنچا دیتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 398۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جو مخالفت کر رہے ہیں وہ بھی حقیقت میں مخالفت کے ذریعہ سے ہی احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں کیونکہ اس طرح بھی لوگوں کو توجہ پیدا ہوتی ہے۔ بہت سارے لوگ خط لکھتے ہیں اور رابطہ کرتے ہیں کہ فلاں مولوی کی مخالفت کی وجہ سے یا فلاں جگہ آپ کے خلاف باتیں ہو رہی تھیں۔ ان کی وجہ سے ہمیں تجسّس پیدا ہوا تو ہم نے تحقیق کرنی شروع کی۔ اور اب تو انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ہر جگہ جماعتی لٹریچر بھی میسر ہے اور بہت ساری باتیں مل جاتی ہیں۔ موازنہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ تو تحقیق کر کے اب ہم جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ تو مولویوں کا، مخالفین کا یہ ذریعہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ بن رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض لوگوں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ ہم اسلام کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں اور پہلے ہی جو اتنے فرقے ہیں تو پھر ایک نیا فرقہ بنانے کی کیا ضرورت ہے اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ ہمارے احمدی بھی معترضین کی یہ باتیں سن کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اُس زمانے میں اور آجکل بھی بعض ایسے ہیں جو خاموش ہو جاتے ہیں کہ کیا جواب دیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''بہت سے ایسے لوگ ہیں جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کی ضرورت کیا ہے؟ کیا ہم نماز روزہ نہیں کرتے ہیں؟ وہ اس طرح پر دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کچھ تعجب نہیں کہ بعض لوگ جو ناواقف ہوتے ہیں ایسی باتوں کو سن کر دھوکہ کھا جاویں اور ان کے ساتھ مل کر یہ کہہ دیں کہ جس حالت میں ہم نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور وِرد وظائف کرتے ہیں۔ پھر کیوں یہ پھوٹ ڈال دی؟'' (کہ نیا فرقہ بنا دیا۔ تو کیوں پھوٹ ڈال دی۔ ہم نماز روزہ کر رہے ہیں تو تمہارے اندر شامل ہونے کی، ایک نیا فتنہ فساد پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو کہ ایسی باتیں کم سمجھی اور معرفت کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ میرا اپنا کام نہیں ہے۔ یہ پھوٹ اگر ڈال دی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔'' (میں نے تو قائم نہیں کیا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے) ''کیونکہ ایمانی حالت کمزور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ایمانی قوت بالکل ہی معدوم ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حقیقی ایمان کی روح پھونکے جو اس سلسلہ کے ذریعہ سے اس نے چاہا ہے۔ ایسی صورت میں ان لوگوں کا اعتراض بیجا اور بیہودہ ہے۔ پس یاد رکھو کہ ایسا وسوسہ ہرگز ہرگز کسی کے دل میں نہیں آنا چاہئے اور اگر پورے غور اور فکر سے کام لیا جاوے تو یہ وسوسہ آ ہی نہیں سکتا۔ غور سے کام نہ لینے کے سبب ہی سے وسوسہ آتا ہے جو ظاہری حالت پر نظر کر کے کہہ دیتے ہیں کہ اور بھی مسلمان ہیں۔ اس قسم کے وسوسوں سے انسان جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔'' فرمایا کہ ''میں نے بعض خطوط اس قسم کے لوگوں کے دیکھے ہیں جو بظاہر ہمارے سلسلہ میں ہیں'' (بیعت کی ہوئی ہے) ''اور کہتے ہیں کہ ہم سے جب یہ کہا گیا کہ دوسرے مسلمان بھی بظاہر نماز پڑھتے ہیں اور کلمہ پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور نیک معلوم ہوتے ہیں پھر اس نئے سلسلہ کی کیا حاجت ہے؟'' آپ فرماتے ہیں کہ ''یہ لوگ باوجودیکہ ہماری بیعت میں داخل ہیں ایسے وسوسے اور اعتراض سن کر لکھتے ہیں کہ ہم کو اس کا جواب نہیں آیا۔ ایسے خطوط پڑھ کر مجھے ایسے لوگوں پر افسوس اور رحم آتا ہے کہ انہوں نے ہماری اصل غرض اور منشاء کو نہیں سمجھا۔ وہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ رسمی طور پر یہ لوگ ہماری طرح شعائرِ اسلام بجالاتے ہیں اور فرائض الٰہی ادا کرتے ہیں حالانکہ حقیقت کی روح ان میں نہیں ہوتی۔'' (صرف فرضی طور پہ نہیں کرنا۔ ظاہری طور پر نہیں کرنا بلکہ حقیقی طور پر عبادت بھی ہونی چاہئے اور دوسرے فرائض بھی ادا ہونے چاہئیں) ''اس لیے یہ باتیں اور وساوس سحر کی طرح کام کرتے ہیں۔'' (وسوسے آجاتے ہیں اور جو باتیں کر رہے ہوتے ہیں اس کا اثر پھر ان پہ جادو کی طرح ہو جاتا ہے) ''وہ ایسے وقت نہیں سوچتے کہ ہم

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے کہ وہ اس کیلئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت اٹھانے کو ہر وقت تیار تھے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16/مارچ 2018ء)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16/مارچ 2018ء)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

حقیقی ایمان پیدا کرنا چاہتے ہیں جو انسان کو گناہ کی موت سے بچا لیتا ہے اور ان رسوم و عادات کے پیرو لوگوں میں وہ بات نہیں۔ ان کی نظر ظاہر پر ہے حقیقت پر نگاہ نہیں۔ ان کے ہاتھ میں چھلکا ہے جس میں مغز نہیں۔“ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 237 تا 239۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس بیشک ظاہری عمل تو مسلمان کرتے ہیں لیکن روح ان میں نہیں ہے۔ تقویٰ نہیں ہے۔

اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ اگر مسلمان کہلانے والوں کے اعمال، اعمال صالحہ ہیں تو پھر ان کے پاک نتائج کیوں نہیں پیدا ہوتے۔

آپ بیان فرماتے ہیں کہ ”یہ لوگ“ (یعنی بعض مسلمان) ”سمجھتے نہیں کہ ہم میں کون سی بات اسلام کے خلاف ہے۔ ہم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہیں اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور روزے کے دنوں میں روزے بھی رکھتے ہیں اور زکوۃ بھی دیتے ہیں۔“ (یعنی کہ یہ لوگ جو غیر از جماعت مسلمان ہیں، دوسرے مسلمان ہیں کہتے ہیں ہماری ہر بات جو ہے وہ تو ہم اسلام کے مطابق کر رہے ہیں۔ کوئی ایسی بات تو ہے نہیں کہ تمہارے ساتھ جُڑ کے ہم زیادہ اچھی طرح اسلام کی حقیقت کو سمجھ جائیں کیونکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہم کہتے ہیں۔ نمازیں ہم پڑھتے ہیں۔ روزے ہم رکھتے ہیں۔ زکوۃ بھی ہم دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہی کچھ نہیں) فرمایا کہ ”مگر مَیں کہتا ہوں کہ ان کے تمام اعمال اعمال صالحہ کے رنگ میں نہیں ہیں بلکہ محض ایک پوست کی طرح ہیں جن میں مغز نہیں ہے۔ ورنہ اگر یہ اعمالِ صالحہ ہیں تو پھر ان کے پاک نتائج کیوں پیدا نہیں ہوتے؟ اعمال صالحہ تو تب ہو سکتے ہیں کہ وہ ہر قسم کے فساد اور ملاوٹ سے پاک ہوں۔ لیکن ان میں یہ باتیں کہاں ہیں؟ مَیں کبھی یقین نہیں کر سکتا کہ ایک شخص مومن اور متقی ہو اور اعمالِ صالحہ کرنے والا ہو اور وہ اہل حق کا دشمن ہو حالانکہ یہ لوگ ہم کو بے قید اور دہریہ کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کیا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے مامور کر کے بھیجا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی کچھ عظمت ان کے دل میں ہوتی تو وہ انکار نہ کرتے اور اس سے ڈر جاتے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم خدا تعالیٰ کے نام کی تخفیف کرنے والے ٹھہریں۔ لیکن یہ تب ہوتا جب کہ ان میں حقیقی اور اصل ایمان اللہ تعالیٰ پر ہوتا اور وہ یوم الجزاء سے ڈرتے اور لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ پر اُن کا عمل ہوتا۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 343۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یعنی وہ بات نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ مسیح موعود کی آمد کا مقصد اندرونی اور بیرونی فتنوں اور حملوں سے اسلام کو محفوظ کرنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی بات کی خبر دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے کے واسطے خبر دی تھی کہ اس وقت دو رنگ کے فتنے ہوں گے۔ ایک اندرونی۔ دوسرا بیرونی۔ اندرونی فتنہ یہ ہوگا کہ مسلمان سچی ہدایت پر قائم نہ رہیں گے اور شیطانی عمل دخل کے نیچے آ جائیں گے۔“ (اعمال صالحہ ان میں کوئی نہیں ہوگا) ”قمار بازی، زنا کاری، شراب خوری اور ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہو کر حدود اللہ سے نکل جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی نواہی کی پرواہ نہ کریں گے۔ صوم و صلوۃ کو ترک کر دیویں گے اور امر الٰہی کی بے حرمتی کی جائے گی اور قرآنی احکام کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا کیا جائے گا۔“ (یہ تو اندرونی فتنہ ہے کہ مسلمانوں کی عملی حالت بگڑ گئی ہے۔ اکثریت مسلمانوں کی یہی ہے۔ آپس میں بھی آپ دیکھ لیں مسلمان دنیا میں بھی کس طرح ایک دوسرے پر ظلم ہو رہے ہیں) اور ”بیرونی فتنہ یہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پہ افتراء کئے جائیں گے۔“ (اور یہ بھی آجکل بہت بڑھ کر ہو رہا ہے) ”اور ہر قسم کے دل آزار حملوں سے اسلام کی توہین اور تخریب کی کوشش کی جاوے گی۔ مسیح کی خدائی کو منوانے کے لئے اور اس کی صلیبی لعنت پر ایمان لانے کے واسطے ہر قسم کے حیلے اور تدابیر عمل میں لائی جاویں گی۔ غرض ان دونوں اندرونی اور بیرونی عظیم الشان فتنوں کی اصلاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ ہی یہ بشارت ملی کہ ایک شخص آپ کی اُمّت میں سے مبعوث کیا جاوے گا، جو بیرونی فتنہ اور صلیبی مذہب کی حقیقت کو توڑ دینے والا ہوگا اور اسی لحاظ سے وہ مسیح ابن مریم ہوگا اور اندرونی تفرقوں اور بے راہیوں کو دور کر کے ہدایت کی سچی راہ پر قائم کرے گا اس لئے مہدی کہلائے گا۔ اسی بشارت کی طرف وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں بھی اشارہ ہے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 445-444۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے ہمارے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور تقویٰ کے معیار دوسرے مسلمانوں سے بلند ہونے چاہئیں۔ آپ نے جو عام طور پہ نقشہ کھینچا ہے وہ ہمارا نقشہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہماری عملی حالت دوسروں سے بہتر ہونی چاہئے۔ ہمارے عمل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اور صالح ہونے چاہئیں۔ چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

”آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے۔“ (سچائی کو مان لیا۔ کافی ہو گیا) ”اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔“ فرماتے ہیں کہ ”صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔ جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا، تضرع، صدقہ خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منّتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پُشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔“

عملِ صالح کی تعریف کرتے ہوئے کہ عمل صالح کیا چیز ہے فرمایا کہ ”قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی رکھا ہے۔ عملِ صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ (چور) کیا ہیں؟“ (کس قسم کے چور پڑتے ہیں عمل پر؟) ”ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے۔ عُجب (یہ ہے (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اس کو عُجب کہتے ہیں)“ اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔“ فرمایا کہ ”عملِ صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوقِ انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عملِ صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔“ (یعنی آخرت میں بھی نیک اعمال جو ہیں انہی کی وجہ سے بچاؤ کا سامان ہوگا۔ اچھے نیک عمل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوگا اور انعامات سے نوازے گا۔ اسی طرح دنیا میں بھی اگر نیک عمل ہوں گے تو بہت سی دنیاوی پریشانیوں اور تکلیفوں سے انسان بچ جاتا ہے) فرمایا کہ ”اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عملِ صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے“ (استعمال کرے) ”اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔ اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے۔ اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔“ فرمایا کہ ”بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے۔“ (ہمیشہ استغفار کرتے رہنا چاہئے) ”کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔“ (یعنی کوئی بھی چیز ایسی نہ ہو، عمل ایسا نہ ہو یا جسم کا اس طرح کوئی استعمال نہ ہو جس سے گناہ صادر ہوتا ہو۔ اس لئے استغفار کرو تا کہ جسم کا ہر حصہ گناہوں سے بچا رہے۔) فرمایا ”آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔“ (اور وہ کیا دعا ہے کہ) ”رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف: 24) یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔“ (یعنی اللہ تعالیٰ کے خوف سے زندگی گزارنے والا کبھی غیر معمولی مشکلات اور مصیبتوں میں گرفتار نہیں ہوتا) فرمایا کہ ”کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔“ فرماتے ہیں کہ ”ہمارا ایمان ہے کہ سب اس کے ہاتھ میں ہے خواہ اسباب سے کرے خواہ بلا اسباب۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 274 تا 276۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اللہ تعالیٰ کوئی ذریعہ بناتا ہے یا نہیں بناتا، اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ اس لئے یہ دونوں دعائیں پڑھنی چاہئیں۔ اس کی طرف توجہ دیں اور سمجھیں۔

پس ہر احمدی کو، ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو کیا اس ماننے اور بیعت کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں؟ اکثر میرے جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہم میں سے کئی ایسے ہیں جو نمازیں بھی پوری طرح ادا نہیں کرتے۔ نمازوں کی طرف توجہ ہی نہیں ہے۔ استغفار کی طرف تو بعضوں کی بالکل توجہ نہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں۔ اگر یہ حالت ہے تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم اعمال صالحہ بجا لانے والے ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ دوسرے نہ مان کر گناہگار ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے نہیں مانا اور انکار کیا وہ گناہگار ہو رہے ہیں۔ اور ہم مان کر پھر اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کر کے، ایک عہد کر کے پھر اسے پورا نہ کرنے کی وجہ سے گناہگار ہو رہے ہیں۔ پس بڑی فکر سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم صرف رسمی طور پر یوم مسیح موعود منانے والے نہ ہوں بلکہ مسیح موعود کو قبول کرنے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی فتنوں سے بچنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے اور ہر بلا اور ہر مشکل سے بچائے۔

آج ایک اعلان یہ بھی ہے اور خوشی کی خبر بھی ہے کہ اخبار الحکم جو قادیان سے نکلا کرتا تھا اور دوبارہ اسکی اشاعت 1934ء میں شروع ہوئی۔ پھر بند ہو گیا۔ آج انگریزی زبان میں اس کا یہاں سے اجراء ہو رہا ہے اور آج یوم مسیح موعود بھی ہے۔ یہ اخبار جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا پہلا اخبار تھا یہ پرنٹ میں تو تھوڑا آئے گا لیکن انٹرنیٹ پہ available ہوگا اور خطبہ کے فوراً بعد یہ اس ویب سائٹ www.alhakam.org پہ دستیاب ہو جائے گا۔ اسی طرح موبائل فون اور ٹیبلٹس (Tablets) وغیرہ کے لئے Al Hakam نام سے ایپ (App) بھی دستیاب ہوگا جسے ڈاؤن لوڈ کر کے اس پر اخبار کو بسہولت پڑھ سکیں گے۔ یہ ایپ (App) جو ہے یہ معروف موبائل فون سسٹم مثلاً ایپل (Apple) اور اینڈرائڈ (Android) پر ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے خطبہ کے بعد فوراً دستیاب ہو جائے گی۔ اس دفعہ کا جو یہ شمارہ ہے۔ یہ یوم مسیح موعود کے حوالے سے خصوصی شمارہ ہے اور آئندہ ہر جمعہ کے روز تازہ شمارہ اَپ لوڈ ہو جایا کرے گا اور پرنٹ میں اس کی تعداد غالباً تھوڑی ہوگی۔ بہرحال اس سے لوگ استفادہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اب اس دفعہ کا جو اس کا اجراء ہے وہ ہمیشہ جاری رہنے والا ہو اور کیونکہ یہ انگریزی زبان میں ہوگا اس لئے انگریزی دان طبقہ کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2005

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سویڈن میں ورود مسعود

سویڈن کے شہر مالمو اور گوتھن برگ میں حضور انور کا والہانہ استقبال

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ مالمو کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی میٹنگ، انفرادی و فیملی ملاقاتیں

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

11/ستمبر 2005ء بروز اتوار

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں پڑھائی۔

نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کی میٹنگ

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے عاملہ کے تمام سیکرٹریان سے باری باری ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تک خاندانوں سے ذاتی رابطے پیدا نہ ہوں گے، لوگوں سے رابطے نہ ہوں گے اُس وقت تک تربیت کے نتائج حاصل نہیں ہوسکتے۔ حضور انور نے فرمایا مسجد میں آنے والے تو وہی ہوتے ہیں جن کا پہلے ہی جماعت سے تعلق اور رابطہ ہوتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ جو لوگ مسجد نہیں آتے ان کو کس طرح لانا ہے۔ اِن کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے عاملہ مل کر بیٹھے، سوچے اور پروگرام بنائے اور اس پر عملدرآمد کی رپورٹ آنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کے ہاں تعداد کم ہے اس لئے جو بھی پیچھے ہٹا ہوا ہوتا ہے نظر آجاتا ہے۔ اس کو لانا چاہئے۔ ایسا پروگرام بنائیں کہ ان کے مزاج کے مطابق ان کو قریب لانے کی کوشش کی جائے۔ نوجوان اپنے پروگرام بنائیں اور لجنہ اپنے پروگرام بنائے کہ ان کمزور فیملیز کو کس طرح ساتھ ملانا ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جو بے شرح چندہ دیتے ہیں ان کے مسائل ہوں گے۔ ایسے لوگوں کو بتایا جائے کہ بے شرح دینا ہے تو باقاعدہ لکھ کر حضور سے اجازت لیں۔ ان کو کہیں ٹھیک ہے تمہارے حالات ایسے ہیں لیکن تم جماعت میں شامل ہو۔ اسکے اصول و قواعد کی پابندی ضروری ہے۔ چندہ کوئی ٹیکس تو نہیں ہے۔ تمہارے لئے تزکیہ نفس ہے۔ تم اجازت کے لئے لکھو گے تو تمہارے اندر احساس پیدا ہوگا اور خلیفۂ وقت کی توجہ دعا کی طرف ہوگی۔ ہوسکتا ہے تمہارے حالات درست ہوجائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو بالکل چندہ نہیں دیتے ان کو بتایا جائے کہ خدا کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ مالی قربانی کا حکم دیا ہے۔ اس لئے یہ اللہ کا حکم ہے اس پر عمل کرو۔ حضور انور نے فرمایا کوشش کر کے پیچھے لگے رہیں اور توجہ دلاتے رہیں۔ حضور انور نے فرمایا ایسے لوگوں کو جو لکھ کر اجازت نہیں لے سکتے ان کو کہا جائے کہ ہم تمہارے لئے لکھ کر اجازت لے سکتے ہیں۔

سیکرٹری وصیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو مرد زیادہ کماتے ہیں ان کو توجہ دلائیں کہ وہ وصیت کے نظام میں شامل ہوں۔ حضور انور نے فرمایا تربیت اور اصلاح کیلئے موصیوں کی تعداد بڑھائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری مال سے بجٹ اور چندہ کی ادائیگی اور چندہ کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مجلس عاملہ جب بیٹھتی ہے تو چندہ بڑھانے پر غور کرنا چاہئے۔ سوچنا چاہئے کہ کس طرح ہم اپنے چندوں کو بڑھا سکتے ہیں۔ فرمایا پہلے اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ نیکی کا معیار، مالی قربانی کا معیار قائم کرنا ہے۔ وقت کی قربانی کرنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب یہ سب چیزیں اکٹھی ہو جائیں گی تو خدا تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ اس لئے پہلے اپنے آپ سے شروع کریں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے بجٹ میں ابھی بہت گنجائش ہے اس میں اضافہ کرنا ہے اور بجٹ سے زائد حاصل کرنا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ چھوٹے لیول پر جماعتوں کو آرگنائز کریں، حلقے بنائیں اور باقاعدہ صدر، سیکرٹری مال بنائیں اور نظام قائم کریں۔ ان حلقوں میں ایک سنٹر بھی ہو جہاں نمازیں پڑھی جائیں۔ جب نمازیں پڑھیں گے تو باقی چیزوں کی بھی عادت پڑے گی۔ جب گھر کے علاوہ چار آدمی اکٹھے ہوں گے تو تربیت بھی ہوگی اور تحریک بھی ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا ذاتی رابطے اس وقت ہوں گے جب آپ کے سیکرٹری مال چھوٹی چھوٹی جماعتوں سے رابطہ کریں گے۔ چھوٹے حلقے ان کے سپرد ہوں گے تو ہر کسی سے بآسانی رابطہ ہوگا۔

سیکرٹری امور خارجہ کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو بریک تھرو ہوا ہے اس کو اب Maintain کریں۔ نوجوانوں کی ٹیمیں بنائیں اور پریس سے مستقل رابطہ رکھیں۔ پارلیمنٹ کے ممبران سے رابطے ہونے چاہئیں۔ دوسرے شعبوں سے بھی تعلقات بنانے چاہئیں۔

جنرل سیکرٹری کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اپنی تمام جماعتوں کو آرگنائز کریں۔ کوپن ہیگن بڑی جماعت ہے، حلقے بنائیں، صدر جماعت بنائیں اور نظام کو آرگنائز کریں۔ بوزنین کی جماعت میں دورے کریں۔ ان سے باقاعدہ رپورٹ لیں۔ اسی طرح دوسری جماعتوں سے بھی ماہانہ رپورٹ لیں۔

سیکرٹری جائداد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے توجہ دلائی اور فرمایا مسجد اور رہائشی حصہ میں بہت سے کام ہونے والے ہیں ان کو مکمل کروائیں اور مسجد کو Maintain کریں۔

شعبہ سمعی و بصری کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ mta کیلئے ڈاکومنٹری پروگرام بنا کر بھجوائیں۔ آپکے ہاں میوزیم ہے پھر Vikings کا میوزیم ہے اور بھی چیزیں ہیں ان کی ڈاکومنٹری بنا کر بھجوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہاں جو کیبل چینل ہیں ان سے پتا کریں کہ کیا MTA کو کیبل پر ڈالا جاسکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ٹیمیں بنائیں اور کام کریں۔ MTA والوں کو فرمایا کہ کیمرہ لیں اور کام کریں۔ سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ کوشش کریں کہ لازمی تعلیم کے بعد طلبا تعلیم کو نہ چھوڑیں۔

فرمایا کالج میں جانے والوں کی کونسلنگ کی جائے، ان کو گائیڈنس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو بتانا چاہئے کہ ان کی اپنی دلچسپی کے لحاظ سے کونسا مضمون ان کے لئے بہتر ہے اور کونسا ایسا Job ہے جو اس مضمون کے ساتھ ان کو آگے مل سکتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نو مبائعین کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان سے رابطہ رکھیں۔ ان کے علاقوں میں دورے کریں اور ان سے ملیں۔ فرمایا رابطہ سے مراد یہ ہے کہ ہر ہفتہ رابطہ ہونا چاہئے۔ اگر آپ کا ہر ہفتہ رابطہ ہوگا تو جب وہ کہیں منتقل ہوں گے تو آپ کو علم ہوگا کہ وہ کس جگہ منتقل ہوئے ہیں۔ اس طرح نئی جگہ پر بھی آپ کا رابطہ قائم رہے گا۔ فرمایا ہر ایک سے رابطہ کریں، گھروں میں جائیں، ان کے احوال پوچھیں۔ حضور انور نے بوزنین احباب سے رابطہ کے بارہ میں فرمایا کہ ایک بوزنین فیملی ہے وہ ڈینش زبان بول لیتی ہے ان کے ذریعہ رابطہ رکھیں ان کو جماعت کے نظام کا حصہ بنائیں۔

سیکرٹری وقف جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ بچوں کو بھی چندہ وقف جدید میں شامل کریں۔ فرمایا خدام کو کہیں کہ بچوں کو بھی شامل کریں۔

شعبہ اشاعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو رسالہ نکالتے ہیں اس میں اُردو کے ساتھ ڈینش حصہ بھی ہونا چاہئے اور یہ رسالہ احمدیوں کو بھی دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی پرنٹ کریں اور دوسرا لٹریچر بھی اور احمدیوں کو دیں وہ پڑھیں۔ سیکرٹری امور عامہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو سیکرٹری تربیت کی مدد کے لئے کام کرنا چاہئے۔ فرمایا یہاں معاشی لحاظ سے تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ سیکرٹری تعلیم کے ساتھ مل کر امور عامہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ طلباء پڑھائی کی طرف توجہ دیتے رہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو لوگ کام نہیں کرتے ان کو کسی نہ کسی کام میں Involve کریں۔ فارغ رہ کر حکومت سے لے کر کھانا ٹھیک نہیں ہے کام کر کے کھائیں۔

سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تبلیغ کے لئے پروگرام چاک آؤٹ کریں۔ ٹیم بنائیں جو ہر مہینے تبلیغ کے لئے جائے۔ فرمایا صرف کوپن ہیگن اور اس جزیرہ میں تبلیغ نہ ہو بلکہ دوسرے جزائر میں بھی جائیں اور تبلیغ کریں۔ فرمایا بعض جگہ عربوں کی چھوٹی کالونیاں ہیں جہاں یہ لوگ اکٹھے رہتے ہیں۔ اسی طرح بوزنین ہیں یہ بھی بعض علاقوں میں اکٹھے رہتے ہیں۔ ان میں بھی پروگرام بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا بک سٹال لگانا، نمائش لگانا یا اجلاسات، میٹنگ کرنا، ان کے علاوہ بھی تبلیغی پروگرام بنائیں۔ تبلیغی پاکٹ تلاش کریں اور پھر وہاں پہنچ کر ان لوگوں سے رابطہ کریں اور تبلیغ کریں۔ فرمایا ایک ایسی ٹیم بنائیں

جو لوگوں سے پرسنل Contact کریں اس سے آپ کو کامیابی ہوگی اور بریک تھرو ہوگا۔ فرمایا صرف اخبارات میں آرٹیکل لکھ کر، مضمون لکھ کر کام نہیں ہوگا۔ بلکہ انفرادی رابطے قائم کرنے پڑیں گے۔

حضور انور نے فرمایا۔ عہدیدار اپنا بھی جائزہ لیں۔ اپنے گھروں میں ہی ٹھیک ہو جائیں تو برکت گھروں سے پڑتی ہے۔ اپنے گھروں میں بھی جائزہ لینا چاہئے۔ فرمایا یہاں مسجد میں اپنی مجالس کے علاوہ ایسے پروگرام ہوں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔ کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو۔

اِن ڈور کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں۔ فرمایا آپ نصیحت تو کر سکتے ہیں لیکن سختی نہیں کر سکتے۔ پس نصیحت کرتے چلے جائیں۔ فرمایا ہر احمدی بچے کی تربیت کرنی چاہئے۔ اپنے گھر سے تربیت شروع کریں۔ فرمایا مستقل بیماری انٹرنیٹ کی ہے اور TV کے مخرب الاخلاق پروگرام ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اگر ماں باپ گھر پر وقت نہ دیں تو بچے باہر سکون تلاش کرتے ہیں پھر غلط کمپنی مل جاتی ہے۔ فرمایا اس معاشرہ میں رہنا ہے تو عام حالات سے زیادہ قربانیاں دینی پڑیں گی۔

حضور انور نے فرمایا گھروں میں بیٹھ کر ماں باپ جماعتی معاملات، نظام کو ڈسکس نہ کریں کہ فلاں عہدیدار کی زیادتی ہے یا فلاں نے یہ کیا ہے۔ اس سے بچے اثر لیتے ہیں۔ اس طرح گھر کا ماحول خراب ہوتا ہے اور گھر کی اصلاح نہیں ہوتی اور معاشرہ کی اصلاح نہیں ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا آپس میں ناراضگیاں چھوڑیں۔ محبتیں بڑھائیں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا عہدیداروں کو وسعت حوصلہ سب سے زیادہ دکھانی چاہئے۔ جب آپ لوگ سو فیصد عمل نہیں کریں گے تو پھر دوسرے اس پر کیا عمل کریں گے۔

بعض لوگوں کی آپس میں رنجشیں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر میرے خطبات سنے ہوتے تو آپس کی رنجشیں ہو ہی نہیں سکتی تھیں۔ اب بھی جو روٹھے ہوئے ہیں پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو ملیں اور ساتھ لے کر چلیں۔ اصل یہ چیز ہے کہ ان کو قریب لانا ہے۔ برداشت، حوصلہ بہت بڑی چیز ہے۔

حضور انور نے فرمایا گھر سے تربیت ہوگی۔ ماں باپ نماز پڑھیں گے، تلاوت قرآن کریم کریں گے تو بچے بھی اثر لیں گے اور اسی طرح کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا بچوں کو یہ اچھی طرح سمجھا دینا چاہئے کہ فلاں فلاں چیزیں تمہارے لئے نقصان دہ ہیں۔ ہم تمہاری آزادی میں دخل نہیں دیتے لیکن یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ یہ چیزیں تمہارے لئے نقصان دہ ہیں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

شعبہ وقف نو کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو فجر کی نماز کی ادائیگی کی عادت ڈالیں۔ رات کو اپنے سونے اور دوبارہ اٹھنے کی ایڈجسٹمنٹ اس طرح کریں کہ فجر کی نماز وقت پر ادا ہو۔ حضور انور نے فرمایا مایوس ہرگز نہیں ہونا۔ جب دنیا میں کامیابیاں حاصل کرنی ہیں تو مایوسی کو چھوڑ دیا جاتا ہے، فرمایا ہمت کریں اور مل کر کام کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اس میٹنگ کے بعد لجنہ کی عمارت کی توسیع کے سلسلہ میں آرکیٹیکٹ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور کی خدمت میں نقشہ جات اور پلاننگ پیش کی گئی۔ حضور انور نے اس بارہ میں ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سویڈن میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق کوپن ہیگن ڈنمارک سے مالمو (Malmo) سویڈن کے لئے روانگی تھی۔ سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت ڈنمارک صبح سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے مسجد نصرت جہاں میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ اس دوران بچیاں الوداعی نظمیں مسلسل پڑھ رہی تھیں۔

جاتے ہو مری جان خدا حافظ و ناصر   اور
لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو

کی دعائیہ نظمیں بچیاں کورس کی شکل میں اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے اور ہلاتے ہوئے پڑھ رہی تھیں۔ روانگی سے قبل پولیس کے ان دو گارڈز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا جو ملکی انتظامیہ کی طرف سے دورہ کے شروع سے لے کر آخر تک حضور انور کے ساتھ رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور بارہ بجکر ۲۵ منٹ پر ڈنمارک سے (Malmo) سویڈن کے لئے روانگی ہوئی۔

مالمو میں ورود مسعود

کوپن ہیگن سے مالمو (Malmo) کا فاصلہ ۴۵ کلومیٹر ہے۔ کوپن ہیگن اور مالمو کے درمیان سمندر ہے جس پر ۱۶ کلومیٹر لمبا پل تعمیر کر کے ان دونوں شہروں کو آپس میں ملا دیا گیا ہے۔ پُل کراس کر کے حضور انور جونہی سویڈن کی سرحد میں داخل ہوئے تو امیر صاحب سویڈن، مبلغ انچارج صاحب سویڈن، صدر خدام الاحمدیہ و دیگر جماعتی عہدیداران اور خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سویڈن کا یہ پہلا دورہ ہے۔ آج کا دن جماعت سویڈن کے لئے بہت مبارک دن ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم آج پہلی بار سویڈن کی سرزمین میں پڑے ہیں۔ اللہ یہ سعادت جماعت سویڈن کے لئے ہر پہلو سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن کے اس وفد کو شرف مصافحہ بخشا اور یہاں سے Malmo کے لئے روانگی ہوئی۔

بارہ بجکر ۵۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الحمد Malmo پہنچے جہاں احباب جماعت Malmo سویڈن مرد و خواتین، بچوں بوڑھوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف بھی تشریف لے گئے۔ ایک بچے اور بچی نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور انور نے مجلس عاملہ مالمو کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب احباب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ اور دفاتر وغیرہ کا معائنہ فرمایا اور ہدایات دیں۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمد مالمو میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب ڈنمارک، مبلغ سلسلہ ڈنمارک، صدر انصار اللہ، صدر خدام الاحمدیہ ڈنمارک اور ڈنمارک سے ساتھ آنے والے خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ یہ سب احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کوپن ہیگن (ڈنمارک) سے مالمو (سویڈن) تک چھوڑنے ساتھ آئے تھے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

سوا پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ مالمو، Helsingborg اور Perstorp جماعتوں کی 50 فیملیز کے 185 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات پونے نو بجے تک جاری رہا۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمد مالمو میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور کا رات کا قیام بیت الحمد مالمو میں تھا۔

بیت الحمد مالمو (Malmo) کی عمارت گیارہ سو مربع میٹر کے رقبہ پر مشتمل ہے۔ یہ عمارت ۱۹۸۴ء میں مالمو شہر کے علاقہ Klogerups میں خریدی گئی تھی۔ اس عمارت کے ایک ہال کو مردوں کے لئے اور ایک ہال کو عورتوں کے لئے مسجد کی شکل دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس عمارت میں دفاتر ہیں اور رہائشی حصہ بھی ہے۔ بیت الحمد کے بیرونی لان میں مارکی لگا کر احباب جماعت اور آنے والے مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور سارے کام خوش اسلوبی سے طے پائے۔

12 ستمبر 2005ء بروز سوموار

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمد مالمو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

مجلس عاملہ مولمو کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق صبح سوا دس بجے مجلس عاملہ جماعت احمدیہ مالمو (Malmo) کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور فرمایا جو نصائح میں کر چکا ہوں ان پر عمل کریں۔

نومبائعین کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ان سے رابطے قائم کریں اور باقاعدہ نظام کا حصہ بنائیں اور جن لوگوں

کلامُ الامام

”سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 594)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

”کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کر سکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 601)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

نے بیعتیں کروائی ہیں ان کے ذریعہ ان کو نظام جماعت کے قریب لے کر آئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنرل سیکرٹری کو ہدایت فرمائی کہ اپنے تمام حلقوں سے باقاعدہ رپورٹ حاصل کیا کریں۔سیکرٹری امور خارجہ کو فرمایا کہ یہاں کے سرکاری حکام سے تعلق رکھیں۔ لوکل کونسل اور مقامی افسران سے تعلق رکھیں۔

شعبہ سمعی و بصری کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر مہینہ پروگرام بنا کر بھجیں۔ فرمایا آپ کے یہ پروگرام آپ کے نومبائعین کے بھی کام آجائیں گے۔سیکرٹری اشاعت اور سیکرٹری ضیافت نے بھی اپنے کام کی رپورٹ پیش کی۔

سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جس عربی شخص نے بیعت کی ہے جب بھی اس کی فیملی آئے تو لجنہ کے ذریعہ اس سے رابطہ کریں۔شعبہ وصایا کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کوشش کریں کہ کمانے والے وصیت کریں ان کی مالی قربانی اصل چیز ہے۔

حضور انور نے تفصیل سے مالمو جماعت کے بجٹ چندہ دہندگان اور چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اگر ایک فیملی میں چار کمانے والے ہیں تو چاروں کا علیحدہ علیحدہ بجٹ ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا صرف رقم جمع کرنا مقصد نہیں ہے۔ اصل مقصد تزکیہ نفس ہے۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید اور وقف جدید کے بجٹ کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جمعہ کی حاضری بڑھائیں۔نیز یہ بھی جائزہ لیں کہ MTA کتنے سنتے ہیں، کتنے لوگ خطبہ سنتے ہیں۔ یہ بھی جائزہ لیں کہ کتنے گھروں میں کنکشن ہیں۔فرمایا یہاں کیبل کمپنیاں ہیں ان سے رابطہ کریں اور پتا کریں کہ MTA کو کیبل پروگرام میں شامل کیا جاسکتا ہے۔فرمایا اس طرح MTA ان سب گھروں تک پہنچ جائے گا جہاں کیبل کا نظام ہے۔

مجلس عاملہ جماعت Malmo کے ساتھ یہ میٹنگ دس بجکر ۳۵ منٹ پر ختم ہوئی۔آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق مالمو سے گوتھن برگ کے لئے روانگی تھی۔مالمو سے گوتھن برگ کا فاصلہ ۲۸۰ کلومیٹر ہے۔دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت مالمو کے مرد و خواتین، بچے بوڑھے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔اس کے بعد گوتھن برگ کی طرف روانگی ہوئی۔

راستہ میں کچھ دیر کے لئے رُک کر اس قطعہ زمین کو دیکھنے کا پروگرام تھا جو جماعت احمدیہ مالمو نئے سنٹر کے لئے خریدنے کی کارروائی کر رہی ہے اور اس کی خرید کا معاملہ ابھی مختلف پراسس میں ہے۔

یہ قطعہ زمین جماعت مالمو کے موجودہ مشن ہاؤس بیت الحمد سے قریباً دو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور Malmo شہر کے Elisedal علاقہ میں واقع ہے۔قریباً دس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور اس قطعہ زمین پر پہنچے۔اس کا رقبہ 23.1 ایکڑ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جگہ کا معائنہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ یہاں مسجد اور مشن ہاؤس کے علاوہ دفاتر بھی بنائیں اور گیسٹ ہاؤس بھی بنائیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی تعمیر، رقبہ اور نمازیوں کی گنجائش کے بارہ میں بھی ہدایات دیں۔اس طرح مشن ہاؤس، مبلغ کے لئے رہائشی حصہ اور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر اور اس میں بنیادی ضروریات اور سہولیات مہیا کرنے کے بارہ میں بھی ہدایات دیں اور فرمایا اکرم احمدی صاحب چیئر مین احمدیہ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن یہاں آئیں۔جگہ دیکھیں اور ان کی مدد سے اپنے نقشے وغیرہ مکمل کریں۔

گوتھن برگ میں ورود مسعود اور حضور انور ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال

گیارہ بجکر دس منٹ پر یہاں سے آگے گوتھن برگ کی طرف روانگی ہوئی۔راستہ میں ایک جگہ کچھ دیر رکنے کے بعد سفر جاری رہا۔اڑھائی بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد ناصر گوتھن برگ پہنچے۔یہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی منتظر تھی۔ احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ اور خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔حضور انور کی رہائش مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تھی۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد، مشن ہاؤس، دفاتر اور رہائشی حصہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ مسجد میں جو توسیع ہوئی ہے تو اب اس میں کتنے نمازیوں کی گنجائش ہے حضور کو بتایا گیا کہ مردوں اور عورتوں کے حصہ کو ملا کر اب اس میں ایک ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔حضور انور نے پرانی مسجد کی حدود کے بارہ میں دریافت فرمایا تو منتظمین نے بتایا کہ پرانی مسجد کی بنیادیں اب اس موجودہ مسجد کے درمیان میں آگئی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے دفاتر کا معائنہ فرمایا اور کچن کا بھی معائنہ فرمایا۔لائبریری بھی تشریف لے گئے اور کتب کے بارہ میں جائزہ لیا اور ہدایات دیں اور فرمایا کہ جو نئی کتب شائع ہوئی ہیں وہ بھی منگوائیں اور لائبریری میں رکھیں۔حضور انور نے خصوصاً عربی کتب کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت دی کہ عربی زبان کی کتب بھی منگوائیں خواہ تھوڑی منگوائیں وہ بھی یہاں رکھیں۔حضور انور نے ڈائننگ ہال، میٹنگ ہال، لجنہ کے ہال اور دفاتر کا بھی معائنہ فرمایا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے مبلغ سلسلہ سویڈن کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

حضور انور نے MTA سٹوڈیو بھی دیکھا اور MTA کی ٹیم کو ہدایت فرمائی کہ اب اس نئی مسجد کو MTA پر دکھائیں۔پرانی مسجد میں توسیع ہو کر اب یہ نئی مسجد بن چکی ہے۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

معائنہ کے بعد چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں جماعت گوتھن برگ Alingsos، Boros، Yonshoping کی 32 فیملیز کے 134 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا سے آنیوالی ایک فیملی بھی شامل تھی۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔اس کے بعد حضور انور نے مسجد ناصر میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

مسجد ناصر (گاتھن برگ)

مسجد ناصر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سویڈن میں پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر کی توفیق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سویڈن کو عطا فرمائی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 27/ستمبر 1975ء کو سویڈن کے شہر گاتھن برگ (Gothen Burg) کی اس پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔حضور رحمہ اللہ نے متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ قادیان کی مسجد مبارک کی وہ مبارک اینٹ نصب فرمائی جو قبل ازیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کی بنیاد میں نصب کرنے کے لئے بھجوائی تھی۔

یہ مسجد ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہے۔ 325 مربع میٹر مسقّف حصہ پر مشتمل مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر 20/اگست 1976ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر مسجد ناصر کا افتتاح فرمایا۔مسجد ناصر کا قطعہ زمین آٹھ ہزار مربع میٹر ہے۔یہ قطعہ زمین پہلے لیز پر تھا 1997ء میں جماعت نے اس قطعہ زمین کو خرید لیا۔

1999ء میں اس مسجد میں توسیع کی گئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم محمد عثمان چینی صاحب نے حضور انورؒ کے نمائندہ کی حیثیت سے اس مسجد کی نئی بنیادوں میں سنگ بنیاد رکھا۔ایک ہزار چار سو مربع میٹر دو منزلہ مسقّف عمارت پر مشتمل نہایت خوبصورت مسجد ناصر اپنی موجودہ صورت میں ایک ہزار سے زائد نمازیوں کو اپنے اندر سمو سکتی ہے۔گراؤنڈ فلور پر مسجد کے بڑے مردانہ ہال سے ملحق لائبریری ہال، ڈائننگ ہال، کچن اور پانچ دفاتر اور ایک فلیٹ پر مشتمل عمارت ہے۔جبکہ دوسری منزل پر عورتوں کے لئے ایک بڑا ہال، چھوٹے بچوں کے لئے شیشہ بند نرسری، اس سے ملحق دو ہالز اور لجنہ کا دفتر ہے۔ اسی فلور پر ایک گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔ دو دفاتر اور MTA کا خوبصورت سٹوڈیو ہے۔مسجد پر دو گنبد ہیں اور مسجد کے ساتھ منارۃ المسیح کی طرز کا مینار تعمیر کیا گیا ہے۔یہ مسجد چونکہ اونچائی پر واقع ہے اس لئے دور دور سے نظر آتی ہے۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21/اکتوبر 2005)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

”ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

”جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 379)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خوب باخبر ہے، اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا
اس دُنیا کے فائدے تو تم حاصل کر سکتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے اگر یہاں بچ بھی گئے تو اگلے جہان میں پکڑے جاؤ گے
ہمارے تمام عملوں کی خبر رکھنے والا خدا وہ سارا اعمال نامہ ہمارے سامنے رکھ دے گا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10 ر نومبر 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور نے کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ النساء، المائدہ اور الاعراف کی درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اَوِ الۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ اِنۡ یَّکُنۡ غَنِیًّا اَوۡ فَقِیۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰی بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰۤی اَنۡ تَعۡدِلُوۡا۔ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا۔ (النساء136)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا۔ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ۔ (المائدۃ9)

وَمِمَّنۡ خَلَقۡنَاۤ اُمَّةٌ یَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَبِهٖ یَعۡدِلُوۡنَ۔ (الاعراف182)

سوال حضور انور نے مسلمانوں میں عدل و انصاف کے معیاروں میں کمی کا کیا افسوس ناک نقشہ کھینچا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بدقسمتی سے اِسوقت ہر سطح پر مسلمانوں میں ہی ایک ایسا بڑا طبقہ ہے، لیڈروں میں بھی اور علماء میں بھی، جو انصاف اور عدل کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ اسی طرح گھروں میں عوام الناس میں عامّۃ المسلمین میں عام معاملات میں انصاف اور عدل کے وہ معیار عموماً دیکھنے میں نہیں آتے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں جسکی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے۔

سوال حضور انور نے گھریلو ناچاقیوں کا کیا حال بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بسا اوقات مردوں اور عورتوں کی طرف سے گھریلو ناچاقیوں کے معاملات غلط واقعات کے ساتھ عدالتوں میں پیش کئے جاتے ہیں۔ غلط گواہیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ناجائز حقوق لینے کیلئے یا کسی کا حق مارنے کیلئے جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے۔ غرض کہ بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو سچائی سے کام نہیں لیتی۔ بعض جگہ انصاف کرنیوالے غلط فیصلے کر لیتے ہیں گویا کہ نظام ہی بگڑ گیا ہے۔

سوال حضور انور نے حکمرانوں اور علما کا کیا حال بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قومی سطح پر حکمران نہ اپنی رعایا کے لئے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہیں، نہ ہی ملکوں کے آپس کے تعلقات میں انصاف کے تقاضے پورے کئے جاتے ہیں۔ علماء ہیں تو انہوں نے مذہب کو اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔

سوال حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت 136 کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

سوال حضور انور نے آج کل کے معاشرے کے کیا مسائل بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عدل اور انصاف کے معیار اس پائے کے نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ بعض اوقات ہم میں سے بھی بعض لوگ باوجود حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنے کے، ایسی گواہی دیتے ہیں جو حقائق سے دور ہوتی ہے۔ قضا اور لین دین کے معاملات میں بھی حقائق چھپائے جاتے ہیں۔ بعض لوگ صرف دوستیاں نبھانے یا اپنے ذاتی مفادات کے لئے حق چھپاتے ہیں۔ اور اگر حقیقت ظاہر ہو جائے تو اپنی بات کی تائید کے لئے انہوں نے تیاری بھی خوب کی ہوتی ہے کہ کس طرح اس سے بچنا ہے اور کیا دلیلیں دینی ہیں۔

سوال حضور انور نے ہمیں کیا بات ہمیشہ یاد رکھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خوب باخبر ہے، اس کو اچھی طرح اس کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اس دنیا کے فائدے تو تم حاصل کر سکتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے یہاں بچ بھی گئے تو اگلے جہان میں پکڑے جاؤ گے۔ ہمارے تمام عملوں کی خبر رکھنے والا خدا وہ سارا اعمال نامہ سامنے رکھ دے گا جس میں وہ ساری باتیں ہوں گی۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا حق و صداقت پر قائم رہنے کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے سے بہت پہلے جوانی کے زمانے کا ایک واقعہ روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ اپنے والد کے مزارعین کے خلاف ایک مقدمے میں آپ پیش ہوئے اور حق و انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حق بات کی جس کا فائدہ مزارعین کو ہوا اور ان کے والد کا نقصان ہوا۔ آپ کے وکیل نے آپ کو پہلے کہا بھی کہ جس طرح مَیں کہتا ہوں اگر اس طرح گواہی نہ دی تو نقصان ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ جو بھی ہو جو حق بات ہے مَیں تو وہی بتاؤں گا۔ تو بہرحال جج نے مزارعین کے حق میں ڈگری دے دی۔

سوال مغربی ممالک میں آنے والے احمدیوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مغربی ممالک میں بہت سے ہیں جو اپنی آمد کم بتا کر ٹیکس بچا لیتے ہیں لیکن احمدیوں کو اپنی اور جماعت کی بدنامی سے بچنے کے لئے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دنیاوی نقصان کو برداشت کرنا چاہئے اور حقائق نہیں چھپانے چاہئیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے پکڑیں گے اور قول سدید پہ قائم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ خود ہی سامان بھی مہیا فرما دے گا۔

سوال بعض لوگ جو ایک جگہ سے رشتہ ٹوٹنے کے بعد انہیں بدنام کرنا شروع کر دیتے ہیں انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض بچیوں کے والدین نے مجھے شکایت کی کہ ہماری لڑکی کا ایک جگہ اگر رشتہ ختم ہوا تو اس کے سابقہ سسرال والے جہاں بھی رشتے کی بات چلتی ہے وہاں پہنچ کر غلط بیانی سے کام لیتے ہیں اور لڑکی کو بدنام کرتے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک چیز ہے۔ معاشرے کا امن برباد کرنے والی بات ہے اور اپنے عہد کو توڑنے والی بات ہے۔ اگر کسی کے خیال میں اس پر زیادتی ہوئی بھی ہے تو اب معاملہ حل ہونے کے بعد زیادتی کرنے والے سے علیحدہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑیں۔

سوال شدت پسندوں کا گروہ کس طرح قرآنی احکام کی خلاف ورزی کر رہا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گزشتہ دنوں ایک نیا شدت پسندوں کا گروپ کا سامنے آیا ہے کہ اب یورپ میں ہم بچوں پر حملے کریں گے اور ماں باپ کے سامنے ان کے بچوں کو ماریں گے کیونکہ ان مغربی ممالک کے بمبار طیاروں نے ہمارے بچوں کو مارا، ہماری آبادیاں تباہ کیں۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس حد تک جانے پر مجبور نہ کرے کہ تم انصاف کے تقاضے پورے نہ کرو۔ چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمان اپنے نمونے دکھاتے ہوئے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتاتے ہوئے اسلام کی تبلیغ کرتے لیکن یہاں تو حساب ہی الٹا ہے۔

سوال حضور انور نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عدل و انصاف کا کیا اسوہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ آنحضرتؐ نے خبر رسانی کے لئے کچھ صحابہ کو مکہ بھجوایا۔ حرم کی حد میں انہیں کچھ دشمنوں کے آدمی ملے۔ انہوں نے ان کافروں میں سے ایک یا دو کو مار دیا۔ مکہ والوں نے آنحضورؐ کی خدمت میں شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عربوں کے دستور کے مطابق دونوں مقتولین کا خون بہا ادا کیا جائے گا اور یہ آپ نے ادا کیا اور ساتھ ہی صحابہ کی بھی بڑی سرزنش کی کہ تم نے یہ کیا غلط کام کیا۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے کن کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے مکرم حسن محمد خان عارف صاحب ولد مکرم فضل محمد خان صاحب شملوی کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے جن کا 3 ر نومبر 2017 کو ستانوے سال کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 595)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27؍جنوری 2018ء بروز ہفتہ ساڑھے 10 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ سعیدہ نسیم صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا محمد انور صاحب مرحوم آف مچم) 23 جنوری 2018ء کو اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں محمد اشرف صاحبؓ کی بہو تھیں۔ آپ کا بچپن قادیان میں گزرا۔ جماعت کے ساتھ ہمیشہ گہرا تعلق رکھا۔ جماعتی خدمت بہت شوق سے کرتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ بھی بہت محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، خوش اخلاق، ملنسار اور اعلیٰ اخلاق کی مالک بہت نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ بچوں کی اچھی تربیت کی۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کی تایازاد بہن تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ **مکرم شیخ بشارت احمد صاحب علیانہ** (دار الصدر غربی حلقہ قمر۔ ربوہ) 21؍اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے پہلے رسالہ الفرقان اور پھر انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی لکھائی بہت اچھی تھی۔ اس لئے صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی طرف سے بھجوائی جانے والی چٹھیاں آپ سے تحریر کروائی جاتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت نیک، متقی اور رہمدرد انسان تھے۔ اپنا چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

2۔ **مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبد الجلیل شاہ صاحب** (سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص۔ سندھ) 23 دسمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

3۔ **مکرمہ آصفہ ناصر صاحبہ اہلیہ پروفیسر ناصر احمد صاحب مرحوم** (پشاور) 20 دسمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت اخوند محمد اکبر خان صاحب آف ڈیرہ غازی خان کی بیٹی اور حضرت خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی کی نواسی تھیں۔ آپ نے صدر لجنہ چترال اور سیکرٹری تربیت پشاور کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، غریبوں کی ہمدرد، منکسر المزاج، مہمان نواز، سلیقہ شعار اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔ کئی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ بچوں کی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کی۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین سے والہانہ تعلق تھا۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتیں۔ ایم ٹی اے پر حضور انور کا خطبہ اور دیگر پروگرام بڑی باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

4۔ **مکرم محمد نواز صاحب** (آف شورکوٹ) 9 دسمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والدین نے 1903 میں احمدیت قبول کی۔ 1942ء میں برطانوی فوج میں بھرتی ہوئے اور دوسری جنگ عظیم کے بعد 1946ء میں ریٹائر ہو گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں جن میں سے ایک مکرم رانا فاروق احمد صاحب مربی نظارت اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) اور دوسرے حافظ محمود احمد طاہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ تنزانیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

5۔ **مکرم رانا عبد الستار خان صاحب** (ٹاؤن شپ۔ لاہور) 19 دسمبر 2017ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، ملنسار خلافت سے دلی محبت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ اپنی ساری اولاد کی بہت اچھی تربیت کی فروری 1994ء میں آپ کے سب سے بڑے بیٹے مکرم رانا ریاض احمد صاحب کو شہید کر دیا گیا تھا۔ بیٹے کی شہادت کے پانچ ماہ بعد ان کی اہلیہ بھی بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ آپ نے اپنے جوان بیٹے اور بہو کی وفات پر بہت صبر کا مظاہرہ کیا اور ان کی اولاد کی پرورش کی اور سب بچوں کی شادیوں کا انتظام کیا۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے لٹریچر کا وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ آپ کو بہت سے حوالے زبانی یاد تھے۔ آپ کا گھر لمبا عرصہ نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم رانا ارسال احمد صاحب (استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ) کے والد اور مکرم خالد احمد صاحب (انچارج مرکزی رشین ڈیسک) کے ماموں تھے۔

6۔ **مکرم سید عثمان عزیز شاہ صاحب** (آسٹریلیا) 28؍اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت مخلص اور باوفا نوجوان تھے۔ جماعتی چندہ جات بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے۔ وفات سے قبل مسرور گیسٹ ہاؤس آسٹریلیا کے لئے بڑی رقم پیش کرنے کی توفیق پائی۔

7۔ **مکرمہ مریم Adomako صاحبہ** (غانا) 20 دسمبر 2017ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے عیسائیت سے اسلام قبول کیا اور آخر وقت تک بڑے اخلاص کے ساتھ جماعت کے ساتھ وابستہ رہیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حکیم مینسہ صاحب (جنرل سیکرٹری پین افریقن احمدیہ ایسوسی ایشن یوکے) کی والدہ تھیں۔

8۔ **مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ وڑائچ صاحب** (اسیر راہ مولیٰ، چک نمبر 11 ضلع بہاولنگر) 7؍نومبر 2017ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نہایت دعا گو، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بڑی پابندی کے ساتھ صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔ وفات سے چند روز قبل بیٹے کو کچھ رقم دے کر کہا کہ فلاں فلاں چندہ ادا کرنا ہے اور اپنے زیورات کے بارہ میں بھی ہدایت کی کہ یہ مرکز کو بھجوانے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم شہزاد احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ (استاد جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا) کی دادی تھیں۔

9۔ **مکرم عبد العظیم مہار جٹ صاحب** (سکیورٹی گارڈ جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ) 11 جنوری 2018 کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کو جماعتی خدمت کا بہت شوق تھا۔ اسی وجہ سے سندھ سے ربوہ آنے کے بعد مختلف دفاتر میں بطور سکیورٹی گارڈ خدمت بجالاتے رہے۔ کام سے فارغ ہونے کے بعد محلہ کی مسجد میں بھی ڈیوٹی دیتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، بہت ہمدرد، مخلص اور فدائی انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ والہانہ محبت کا تعلق تھا۔ آپ کو نظموں کے کئی اشعار یاد تھے جنہیں برموقعہ پڑھا کرتے تھے۔ آپ کو کچھ عرصہ کنری سندھ میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم جمیل احمد صاحب تبسم مبلغ سلسلہ رشیا کے والد تھے۔

10۔ مکرم مرزا محمد صدیق صاحب (والسال۔ یُوکے) 29 دسمبر 2017ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1962ء میں یُوکے آئے اور جماعت کے پہلے جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ آپ برمنگھم جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ مسجد دار البرکات کے لئے سیکرٹری فنانس مقرر ہوئے اور بہت محنت کے ساتھ لوگوں سے انفرادی رابطے کئے اور فنڈ اکٹھے کئے۔ بہت نرم گفتار، ہمدرد اور ہر کسی کا خیال رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔ لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر اظہر صدیق صاحب صدر جماعت والسال کے والد تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆......☆

تقویٰ پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کریں

خطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 مارچ 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ نکاح، شادی کے وقت ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ لڑکا اور لڑکی اور ان کے دونوں خاندان، ہر ایک پہ ذمہ داریاں ہوتی ہیں، جو اُن کو ادا کرنی چاہئیں اور وہ ذمہ داریاں یہ ہیں کہ ایک دوسرے پر اعتماد قائم کریں اور اعتماد قائم کرنے کیلئے، ایک دوسرے کے رشتوں کا خیال رکھنے کیلئے تقویٰ پر چلنے کی کوشش کریں۔ تقویٰ دلوں میں پیدا ہوگا تو ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہونگے۔ ہر ایک کا حق ہے، لڑکی کا بھی حق ہے، لڑکے کا بھی حق ہے۔ اور دونوں کو اپنے اپنے حقوق حاصل کرنے کیلئے اپنے فرائض پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ پس اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے، ایک لمبی فہرست ہے فرائض کی جس کو تلاش کرنا چاہئے اور اس کا خلاصہ یہی ہے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے ان قائم ہونے والے رشتوں کو کہ یہ تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ افراء احمد بنت مکرم مشتاق احمد صاحب آف گرین فورڈ کا ہے جو عزیزم اطہر احمد ابن مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے ہوا۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ مریم قریشی بنت مکرم محمد ارشد قریشی صاحب آف کرائیڈن کا ہے جو عزیز عزیم احمد ملک ابن مکرم نعیم احمد ملک صاحب کے ساتھ ساڑھے چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23 فروری 2018)
......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ حیدرآباد، حلقہ بی بی بازار میں مورخہ 18 مارچ 2018 کو بعد نماز عصر مکرم تنویر احمد صاحب نائب امیر جماعت حیدرآباد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم پرویز احمد صاحب نے کی۔ مکرم سہیل احمد صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ نے بعنوان ’’اطاعت والدین احادیث نبویہ کی روشنی میں‘‘ اور مکرم الیاس احمد صاحب صدر حلقہ بی بی بازار نے بعنوان ’’آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک‘‘ اور خاکسار نے ’’آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قیام توحید‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ دوران تقاریر مکرم سید شجاع صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

جلسہ یوم مسیح موعود

★ مورخہ 25 مارچ 2018 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں مکرم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ اسلم احمد صاحب اُستاذ حفظ کلاس جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ نظم مکرم رضوان احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان نے ’’23 مارچ کی اہمیت، بیعت اولی اور پس منظر‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدازاں مکرم منصور احمد مسرور صاحب ایڈیٹر اخبار بدر نے بعنوان ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب اور مقام‘‘ تقریر کی۔ بعدہ مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نائب ایڈیٹر اخبار بدر نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ آخر پر مکرم مبشر احمد بدر صاحب لوکل مربی و نائب صدر عمومی قادیان نے بعنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مبشر احمد عامل، صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

★ جماعت احمدیہ لدھیانہ میں مورخہ 25 مارچ 2018 کو ’’دارالبیعت‘‘ لدھیانہ میں مکرم شاہجہاں نواز صاحب صدر جماعت احمدیہ لدھیانہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شکیل احمد غوری صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم سرور احمد صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے ’’دارالبیعت کی تاریخی اہمیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم ایوب علی خان صاحب مبلغ سلسلہ نے ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لدھیانہ آمد‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالہادی فاروقی، مبلغ انچارج لدھیانہ)

★ جماعت احمدیہ شاہ پور ضلع یادگیر (کرناٹک) میں مورخہ 25 مارچ 2018 کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایم مقبول احمد، مبلغ سلسلہ شاہ پور)

★ جماعت احمدیہ گلبرگہ (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 23 مارچ 2018 کو بعد نماز مغرب مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب تیاپوری کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سیف اللہ صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم محمد عمر صاحب فاضل نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار، عزیزم محمود احمد انصار، مکرم محمد عمر صاحب فاضل اور مکرم عبدالقادر شجیع صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد عبداللہ استاد سیکرٹری اصلاح وارشاد گلبرگہ)

★ مجلس انصار اللہ ممبئی کی جانب سے مورخہ 25 مارچ 2018 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ناصر احمد خان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن نے کی۔ مکرم کاشف رائچوری صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم ناصر الدین ہریکر صاحب، عزیز سید طاہر احمد، سید مبشر احمد اور مکرم منور الدین ظہیر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم احمد مبلغ انچارج ممبئی)

★ جماعت احمدیہ وڈمان میں مورخہ 24 مارچ 2018 کو مکرم محمود احمد بابو صاحب امیر ضلع محبوب نگر کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حمید غوری صاحب نے کی۔ نظم مکرم محمد رحیم صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم محمد بشیر صاحب، مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر ضلع حیدرآباد، مکرم محمد کلیم خان صاحب اور مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق پالاکرتی، معلم سلسلہ)

★ مورخہ 26 مارچ 2018 کو لجنہ اماء اللہ پالاکرتی کے زیر اہتمام احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر 6 تقاریر ہوئیں۔ بعدہ علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ و ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ پالاکرتی، ورنگل)

★ جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مورخہ یکم اپریل 2018 کو صبح گیارہ بجے مسجد الحمد منزل سعید آباد میں مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت حیدرآباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ فلک نما نے کی۔ نظم عزیزم شیخ افضال احمد نے پڑھی۔ عزیزم عدیل احمد ارسلان نے شرائط بیعت اور اس کا پس منظر بیان کیا۔ بعدہ مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب امیر ضلع حیدرآباد، مکرم مبشر احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ، مکرم مقصود احمد شرق صاحب، مکرم تنویر احمد صاحب اور مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید ابوالحسن سلیم، سیکرٹری اصلاح وارشاد حیدرآباد)

جلسہ یوم مصلح موعود

● مورخہ 20 فروری 2018 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شاہد احمد عامل صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ نظم مکرم مرشد احمد ڈار صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی نے پڑھی۔ مکرم لئیق احمد ڈار صاحب مربی سلسلہ نظارت علیا نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم این شفیق احمد صاحب نے بعنوان ’’نظام جماعت کے استحکام کے لیے حضرت مصلح موعودؓ کی گرانقدر خدمات‘‘ اور مکرم فلاح الدین قمر صاحب مربی سلسلہ ایڈیشنل نظارت علیا قادیان نے بعنوان ’’حضرت مصلح موعود اور خدمت قرآن‘‘ تقریر کی۔ دوران تقاریر مکرم رضوان احمد ظفر صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مبشر احمد عامل، صدر عمومی قادیان)

● جماعت احمدیہ پٹنہ میں مورخہ 20 فروری 2018 کو مکرم شاہ محمود احمد صاحب نائب امیر ضلع پٹنہ و گیا کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طاہر احمد صاحب نے کی۔ مکرم سید طارق احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم شاہ محمود احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید وحید الدین احمد، مبلغ انچارج ضلع پٹنہ)

● جماعت سرینگر میں 20 فروری 2018 کو جلسہ یوم مصلح منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد سیرت حضرت مصلح موعود کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (لئیق احمد، مبلغ انچارج سرینگر)

10 Years Quality Service
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading Overseas Education Company.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
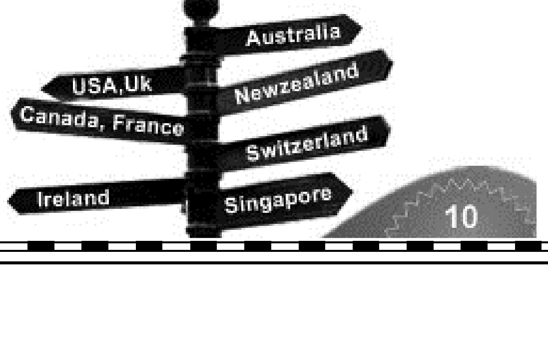

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

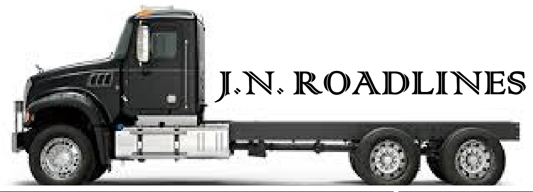

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDICOAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE

AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے ۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے ۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

Prop. Zuber Cell : 9886083030
9480943021
జుబేర్
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works
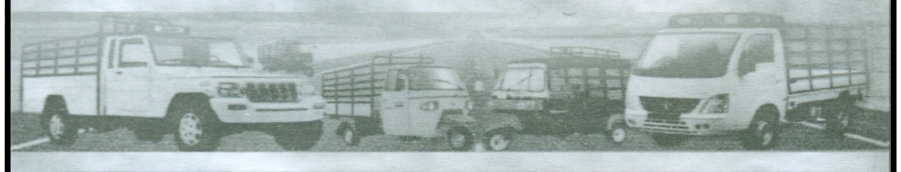
HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8621: میں کدیسمّا کے، زوجہ مکرم اِمبی چالی ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ: خانہ داری، عمر 79 سال، تاریخ بیعت 1969، ساکن منگلاسیری ہاؤس، کوڈیاتھور، صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25 جنوری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ وِلاکوٹّل کوڈیاتھور میں 13 سینٹ زمین جس کی قیمت 5 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد کٹی ایم   الامۃ: کدیسمّا کے   گواہ: اِمبی چالی ایم

مسل نمبر 8622: میں مسرت احمد منڈا سگر، ولد مکرم محمد اقبال منڈا سگر صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ: ملازمت، عمر 43 سال، پیدائشی احمدی، ساکن فلیٹ نمبر D-102 سلور کاسیا، پلیزنٹ پارک، میرا روڈ ایسٹ 401107، پلاٹ نمبر 17 مہادیو کالونی، شانتی نگر ہبلی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے (1) ہبلی میں 2400 سکوائر فٹ پر مشتمل ایک مکان جس کی موجودہ قیمت تقریباً 50 لاکھ روپے ہے۔ (2) ہبلی میں 2400 سکوائر فٹ کا ایک پلاٹ جس کی قیمت تقریباً 36 لاکھ روپے ہے۔ (3) سونے کا سکہ 5 گرام 24 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 40000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر الدین   العبد: مسرت احمد منڈا سگر   گواہ: سید عبد الہادی کاشف

مسل نمبر 8623: میں رضوانہ ناز منڈا سگر، زوجہ مکرم مسرت احمد منڈا سگر صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ: خانہ داری، عمر 33 سال، پیدائشی احمدی، ساکن فلیٹ نمبر D-102 سلور کاسیا، پلیزنٹ پارک، میرا روڈ ایسٹ 401107، پلاٹ نمبر 17 مہادیو کالونی، شانتی نگر ہبلی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 فروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کل وزن 78 گرام، 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ مبلغ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر الدین   الامۃ: رضوانہ ناز   گواہ: سید عبد الہادی کاشف

مسل نمبر 8624: میں مریم ٹی کے، زوجہ مکرم سلیمان سی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ: خانہ داری، عمر 63 سال، پیدائشی احمدی، ساکن چیروکائی ہاؤس، اسپتال روڈ کرولائی، کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 فروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 10 سینٹ زمین مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از پنشن مبلغ 13000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انیس احمد سی   الامۃ: مریم ٹی۔ کے   گواہ: RASIH AHMAD C

مسل نمبر 8625: میں عزیز الرحمن، ولد مکرم محمد عطاء الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ: ملازمت، عمر 21 سال، پیدائشی احمدی، ساکن محلہ سنت نگر، کوٹھی دارالسلام قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21 فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبد القیوم   العبد: عزیز الرحمن   گواہ: رستم احمدی

مسل نمبر 8626: میں طارق احمد این، ولد مکرم نذیر احمد۔ کے صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم، عمر 27 سال، پیدائشی احمدی، ساکن طارق منزل، پاڈانارتھ، کروناگاپلی، کولم، کیرلہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21 فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر اللہ   العبد: طارق احمد۔ این   گواہ: محمد نثار سی

مسل نمبر 8627: میں بشریٰ احمد، زوجہ مکرم سید مفسر الدین احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ: خانہ داری، عمر 58 سال، پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالانوار جنوبی سول لائن بلاک A فلیٹ نمبر 24، قادیان، صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1.800 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فیروز الدین احمد   الامۃ: بشریٰ احمد   گواہ: سید رشید احمد شمیم

مسل نمبر 8628: میں محمد ظفر احمد خان، ولد مکرم اشراک علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم، عمر 24 سال، پیدائشی احمدی، ساکن موضع ننگلہ گھنو، ڈاکخانہ ننگلہ لیلا دھرایٹہ، یوپی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9 فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان   العبد: محمد ظفر احمد خان   گواہ: نور الدین خان

مسل نمبر 8629: میں شاکرہ پروین، زوجہ مکرم اشراک علی خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ: خانہ داری، عمر 48 سال، پیدائشی احمدی، ساکن موضع ننگلہ گھنو، ڈاکخانہ ننگلہ لیلا دھرایٹہ، یوپی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9 فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 36 گرام 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: 70 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان   الامۃ: شاکرہ پروین   گواہ: محمد ظفر احمد خان

مَیں خدا تعالیٰ کے ان تمام الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں
ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں
اور مَیں اس خدا تعالیٰ کو جانتا اور پہچانتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے

(تبلیغ رسالت، جلد ہشتم، صفحہ 64)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 19 April-2018 Issue. 16

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

کشتی نوح کے پڑھنے اور سنانے کا جہاں جماعتوں میں انتظام ہونا چاہئے وہاں ایم.ٹی.اے. میں بھی پڑھنے کا انتظام ہونا چاہئے

دُنیا کے لئے بھی دعا کریں بڑی تیزی سے دُنیا جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے

روس اور امریکہ دونوں تیاریوں میں مصروف ہیں، اصل میں تو یہ اپنی برتری ثابت کرنا چاہتے ہیں، نام یہ ہے کہ ہم مظلوموں کا حق دلوانا چاہتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 / اپریل 2018 بمقام مسجد بشارت، سپین

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس زمانے میں دنیا میں ہر طرف فتنہ وفساد برپا ہے۔ جس پہلو سے بھی دیکھیں دنیا فتنہ وفساد میں گھری ہوئی ہے۔ نہ غریب اس سے محفوظ ہے نہ امیر اس سے محفوظ ہے۔ انسان جو اپنے آپ کو اس زمانے میں بڑا ترقی یافتہ سمجھ رہا ہے، یہ سمجھتا ہے کہ یہ علم اور عقل اور روشنی کا زمانہ ہے، لیکن حقیقت میں اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھول کر دنیا کو ہی اپنا معبود اور ربّ سمجھ کر تباہی کے گڑھے کی طرف بڑھ رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں پر حیرت ہے جن کے پاس ایک جامع اور مکمل کتاب اپنی اصلی حالت میں موجود ہے لیکن اس کے باوجود ان کی اکثریت دین کے نام پر فساد پیدا کرنے والے علماء کے پیچھے چل پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو دنیا کے فساد کو ختم کرنے، آپس میں محبت اور بھائی چارہ پیدا کرنے اور خدا تعالیٰ کے پہچاننے کے لئے ایک انتظام کیا تھا لیکن مسلمان اس طرف توجہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان دنیا اس وقت سب سے زیادہ فسادوں کی نظر ہو رہی ہے۔ غیر مسلم طاقتیں مسلمانوں کے گروہوں کو لڑانے اور اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے انہیں جنگی ساز وسامان اور فوجی مدد دے رہی ہیں۔ پس یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے اور یہ حالت جہاں ہمیں اپنے لئے اور عامۃ المسلمین کے لئے دعاؤں کی طرف متوجہ کرنے والی ہونی چاہئے وہاں ہمیں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ اپنی عملی اور روحانی حالتوں کو ویسا بنائیں جیسا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں کیونکہ اگر ہماری عملی حالتیں ایسی نہیں ہیں جیسا آپ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں تو عین ممکن ہے کہ ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو جائیں جو فتنہ وفساد میں مبتلا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلسل اور بار بار اپنی جماعت کے افراد کو نصیحت فرمائی ہے کہ تمہاری حالتیں بیعت کے بعد کیسی ہونی چاہئیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :
ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پرآشوب زمانے میں جب کہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے، تقویٰ اختیار کریں۔ دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے۔ دُنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے۔ ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصے کو ترک کر دیتے ہیں۔ لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں۔ نفسانی جذبات کے مقابلہ میں بہت کمزور واقع ہوئے ہیں۔ سچا تقویٰ اٹھ گیا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور ہے کہ ان کے سچے تقویٰ اور ایمان کا تخم ہرگز ضائع نہ کرے، جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آئی ہے اَور فصل پیدا کر دیتا ہے۔ فرمایا کہ وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کہ ہم نے ہی اس ذکر کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ فرمایا کہ بہت سا حصہ احادیث کا بھی موجود ہے۔ اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں۔ خدا کی الوہیت کے تقاضا نے ہرگز پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقویٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔

اسلام کی حقیقت کیا ہے اور اسے ہم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اسلام اللہ تعالیٰ کے تمام تصرفات کے نیچے آ جانے کا نام ہے اور اس کا خلاصہ خدا کی سچی اطاعت اور کامل اطاعت ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اپنا سارا وجود خدا تعالیٰ کے حضور رکھ دیتا ہے۔ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَہُوَ مُحۡسِنٌ یعنی مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے وقف کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو اور تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو اس سے صادر ہوں وہ بمشقت نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت ہو۔ فرمایا: سچے مسلمان کو اگر کہا جاوے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملے گا تو وہ اپنے اعمال صالحہ اور محبت الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا۔

حضور انور نے فرمایا : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو بھی واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت کرنا اور اس کی رضا کو حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ ایسا امر ہے جس کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے تبھی احمدی ہونے کا مقصد بھی حاصل ہوگا۔

ایک موقع پر جماعت کو تقویٰ کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
خدا نے ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔ اگر ہماری جماعت تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کرے تو یہ بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔ پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا خدا تعالیٰ کے حق کو ادا کرنے کی بجائے ہم دنیاوی مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش تو نہیں کر رہے۔ فرمایا: سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلب دین میں لگا رہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا لیکن آپ کو بھی رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا کی دُعا تعلیم ہوئی تھی تو پھر اَور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا اسے معلوم ہوتا جاوے گا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا : حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھنے اور دینی علم بڑھانے کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے اور خلافت سے تعلق جوڑنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے جو ایم.ٹی.اے. کی نعمت دی ہے اس کے ذریعہ رابطہ قائم کرنا چاہئے اور خلیفہ وقت کے جو تمام پروگرام ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

بھائی چارے اور ہمدردی کی نصیحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہو جاتا ہے اگر عفو نہ کیا جائے ہمدردی نہ کی جاوے تو اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔

حضور انور نے فرمایا : پاکستان میں احمدیوں کو چاہئے کہ ان دنوں میں خاص طور پر اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ: اب تم میں سے ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں۔ فرمایا کہ کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا یقیناً وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا۔ فرمایا: کشتی نوح میں مَیں نے اپنی تعلیم لکھ دی ہے اور اس سے ہر ایک شخص کو آگاہ ہونا ضروری ہے چاہئے کہ ہر ایک شہر کی جماعت جلسہ کر کے سب کو یہ سنا دے۔ اس ترکیب سے اس کی اشاعت بھی ہو جائے گی اور وحدت جو ہم چاہتے ہیں جماعت میں پیدا ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا: پس جہاں پڑھنے اور سنانے کا جماعتوں میں انتظام ہونا چاہئے وہاں ایم.ٹی.اے. میں بھی پڑھنے کا انتظام ہونا چاہئے۔ ہر ایک کو اس کو اپنی زندگی کا حصہ بھی بنانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ان دنوں میں خاص طور پر پاکستان کے حالات کے متعلق بھی دعا کریں اور پاکستانیوں کو خود بھی اپنے لئے بہت دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔ عمومی طور پر ملک کے اندر بھی جو فساد برپا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ملک کو بھی محفوظ رکھے۔ عام طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کریں بڑی تیزی سے یہ اب جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ روس اور امریکہ دونوں تیاریوں میں مصروف ہیں اور اصل میں تو یہ اپنی برتری ثابت کرنا چاہتے ہیں اور نام یہ ہے کہ ہم مظلوموں کا حق دلوانا چاہتے ہیں۔ اصل میں تو یہ مظلوموں کو حق دلوانے کے نام پر مسلمان ملکوں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عقل دے اور یہ ان لوگوں سے مدد حاصل کرنے کی بجائے خود اپنے فیصلے کرنے والے ہوں، اپنے عوام کے حقوق ادا کرنے والے ہوں، عوام اپنی حکومت کے حق ادا کرنے والی ہو اور یہ دہشت گرد گروپ جو اسلام کے نام پر حرکتیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی بھی پکڑ کرے اور دونوں فریقوں کو عقل اور سمجھ دے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں کیونکہ اس کے بغیر اب کوئی اور چارہ نہیں کہ یہ بچ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور مسلمان ان ظلموں کا حصہ بننے کی بجائے اسلام کی حقیقی تعلیم کے مطابق محبت اور پیار اور بھائی چارے کی تعلیم کو عام کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad